اسلامی اقدار کا نقیب

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

نگرانِ اعلیٰ

مولانا مفتی محمود

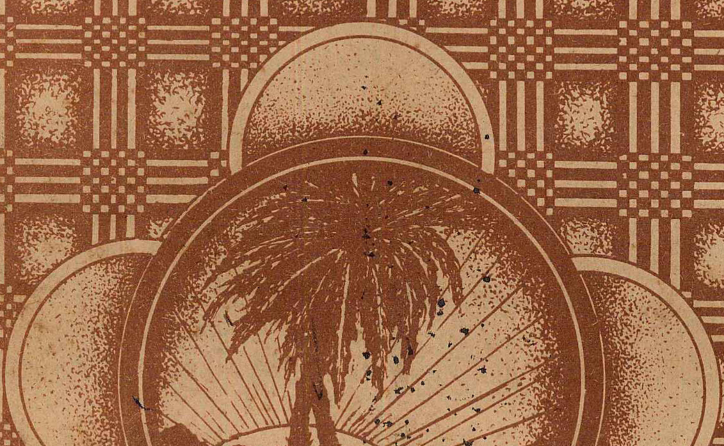

18/24

علامہ ابدالی نواز

آئندہ شمارہ میں ~~عبد الرحمن صاحب~~

متحدہ جمہوری محاذ کے قومی تاریخی کنونشن کی مفصل رپورٹ اور قائدین کے ارشادات ترجمان اسلام کے آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (ادارہ)

ج ۱۸ ش ۴۲

پیرزادہ

خفتہ ضمیروں میں نہیں ہے

تقلیدِ خضر اب کے امیروں میں نہیں ہے
انساں کوئی ان خفتہ ضمیروں میں نہیں ہے

راس آئے ترے حُسن کو آزادیٔ کردار
اب عشق کسی در کے فقیروں میں نہیں ہے

یہ سوچ کہ کیوں تری طرف رُخ نہیں کرتا
جو حزبِ مخالف کے مشیروں میں نہیں ہے

دیکھے نہیں تو نے کسی مظلوم کے آنسو
یہ جوت کسی تاج کے ہیروں میں نہیں ہے

کچھ لوگ خُدا بن کے بھی اُبھرے تو ہیں لیکن
اس دَور کی مٹی بھی حظیروں میں نہیں ہے

تہذیب کے اس چڑھتے ہوئے زہر کا تریاق
ناپختہ فراست کے ذخیروں میں نہیں ہے

پھیلائی تھی سورج نے جو سورنگ بلو کر!
وہ دھوپ عقائد کے جزروں میں نہیں ہے

دستک نہیں دیتی ہے دعا بابِ اثر پر
وہ فقر جو پہلا تھا، فقروں میں نہیں ہے

میں دیکھ رہا ہوں تجھے کل ناز تھا جس پر
اب وہ تِرے ہاتھوں کی لکیروں میں نہیں ہے

گالی جسے دینا نہیں آتی سرِ قرطاس
اخبار کے مشہور مدیروں میں نہیں ہے

اب جس کو ہُنرِ جاں کے اپنا لیا تم نے
یہ بات صحافت کے وطیروں میں نہیں ہے

تسلیم ہے تو آئے گا رہ راست پر اک روز
سورج ہے تو ظلمت کے سفیروں میں نہیں ہے

جس وصف سے ہے خانقاہی باعثِ تعظیم
وہ بات مُریدوں میں ہے پیروں میں نہیں ہے

تہمت نہ تراشو کوئی دانشؔ پہ وہ درویش
اس دَورِ کشاکش کے وزیروں میں نہیں ہے

حضرۃ احسان دانش

اداریہ

اکرام القادری

فقید المثال قومی کنونشن

۱۴، ۱۵/ جون کو لاہور میں متحدہ جمہوری محاذ کے زیر اہتمام ایک قومی کنونشن منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک بھر سے ہزارہا مندوبین اور عوام کے علاوہ ہر مکتب فکر اور ہر طبقۂ خیال کے علماء، فضلاء، زعماء، وکلاء اور طلبا شرکت کر رہے ہیں تمام قابل ذکر سیاسی و مذہبی جماعتوں اور تنظیموں کو دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں مزدوروں، کسانوں اور مفلوک الحال طبقہ کے نمائندے بھی اس فقید المثال کنونشن میں شریک ہوں گے۔

متحدہ محاذ کے عظیم رہنما جن حالات اور جس فضا میں یہ کنونشن منعقد کر رہے ہیں وہ کسی سے ڈھکے چھپے نہیں۔ ملک میں ہر طرف معاشی بدحالی، سیاسی ابتری، اخلاقی گراوٹ اور فحاشی و عریانی کا دور دورہ ہے۔ آمریت کا عفریت پوری قوت سے دندنا رہا ہے۔ آزادیٔ رائے پر پہرے ہیں، کسی شریف و عفیف آدمی کی عزت محفوظ نہیں۔ غنڈوں اور اٹھائی گیروں کی شاہی ہے۔ غریب عوام اور متوسط طبقہ اپنے مستقبل کے بارے میں مایوس و پریشان ہے۔ انتہا یہ کہ ملک کا مستقبل بھی ہر شخص کی گفتگو کا موضوع بنا ہوا ہے۔

اسلام دوستی، جمہوریت پروری، معاشی مساوات اور فلاح عوام کا نعرہ لگانے والے "عوامی حکمران" من مانیوں میں مبتلا ہیں۔ وزیروں کی فوج ظفر موج عیاشیوں میں مگن، اور عوام دانے دانے کے محتاج۔ ملک کا سب سے بڑا قانون ساز ادارہ بازیچۂ اطفال بنا ہوا ہے۔ فرد واحد کی ہاں میں ہاں ملانا ملک کی سب سے بڑی خدمت اور قوم پر سب سے بڑا احسان سمجھا جاتا ہے۔ یک جماعتی نظام ہی نہیں بلکہ شخصی آمریت کو مستحکم کیا جا رہا ہے۔ ملک اور قوم کے لیے ان تباہ کن حرکتوں پر اگر کوئی مردِ درویش ٹوکتا ہے تو اس پر پھبتیاں کسی جاتی ہیں۔ اس کا مذاق اڑایا جاتا ہے، اسے گالیاں دی جاتی ہیں۔ سیکورٹی فورس، پولیس اور غنڈوں کے ذریعہ ڈرایا دھمکایا جاتا ہے۔ مستزاد یہ کہ اس قسم کے جیالے اور بہادر رہنماؤں کو ملک دشمنی اور غداری کے تمغے دیتے جاتے ہیں۔

سرحد و بلوچستان میں آمریت کا بظاہر کامیاب تجربہ کر لینے کے بعد کشمیر کے مسئلہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کرنے کی غرض سے کشمیر میں غیر آئینی آمریت مسلط کر دی گئی ہے اور آزاد کشمیر کو صوبہ بنا کر شملہ معاہدہ کی تکمیل کا سامان بہم پہونچایا جا رہا ہے۔

یہ ہے ان حالات کی مختصر رُوداد، جن میں قومی کنونشن کرنے کا بیڑا محاذ کے رہنماؤں نے اٹھایا ہے۔ اس قسم کے نامساعد حالات میں ان جلیل القدر رہنماؤں کا آوازۂ حق بلند کرنا افضل ترین جہاد ہے۔ محاذ کے یہ رہنما اپنے لیے کچھ نہیں چاہتے۔ بلکہ یہ جو کچھ چاہتے ہیں ملک اور قوم کے لیے چاہتے ہیں، مزدور اور کسان کے لیے چاہتے ہیں۔ ان کے پیش نظر اگر ذاتی وجاہت یا مادی منفعت ہوتی تو یہ بھی قیوم خان، دولتانہ، احمد سعید کرمانی اور خدا بخش بچہ

باقی صفحہ ۲۲ پر۔

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جلد نمبر ۱۸ شمارہ نمبر ۲۴
جمعۃ المبارک ۲۰/ جون ۱۹۷۵ء، ۹/ جمادی الثانی۔

سرپرست
مولانا عبیداللہ انورؒ

رئیس الادارہ
اکرام القادری

مجلس ادارت
مولانا سعید احمد رائے پوری
سید مطلوب علی زیدی
عمیر الہاشمی

★★

بدل اشتراک
سالانہ ——— ۳۸ روپے
ششماہی ——— ۱۹ روپے
سہ ماہی ——— ۹/۵۰ روپے
فی پرچہ: ۷۵ پیسے

پریمیئر پریس میں چھپا اور مولانا عبیداللہ انورؒ نے شیرانوالہ سے شائع کیا

ترتیب : حافظ مقصود احمد

اساتذہ کے لیے دس راہ نما اُصول

از افادات : مخدوم العلما حضرۃ مولانا محمد عبد اللہ درخواستی دامت برکاتہم امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات (مجادلہ) انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ان اللہ عزیز حکیم (فاطر)

درسِ سابق میں متعلمین کے فرائض کا بیان تھا، پڑھ چکنے کے بعد وہ اس قابل ہوگئے کہ دوسروں کو تعلیم دے سکیں اب یہ اہلِ علم کی جماعت میں شامل ہوگئے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ایمان والوں کے درجات اللہ تعالیٰ بلند فرمائے گا۔ خصوصاً جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ان کے درجات اور بلند ہوں گے۔ قرآن وحدیث کی اصطلاح میں اہلِ علم وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے علمِ دین دیا۔ انہوں نے قرآن وحدیث میں مہارت حاصل کی اور فقہ سے واقف ہوتے۔ فقیہ کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین۔

اللہ تعالےٰ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو دین کا فہم عطا فرماتے ہیں۔

ایسے شخص کے لیے زمین کی چیونٹیاں اور سمندر کی مچھلیاں بھی دعائیں کرتی ہیں۔ علم سے اگر اپنی ذات کو نفع پہونچانا مقصود ہو تو دوسروں کو تعلیم دو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اعوذ باللہ من علم لا ینفع

جس علم کا فائدہ نہ ہو اس سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔

اس لیے تعلیم دینے کے سلسلے میں ان دس اصولوں کو اپنے سامنے رکھنا چاہیے:

فریضۂ اوّل : (اخلاص فی العمل)

ہر نیک کام کی طرح تعلیم دینے کی شرطِ اوّل یہ ہے کہ کام کرنے کا واحد مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ شہرت اور دکھلاوا مطلوب نہ ہو۔ رسماً تعلیم نہ ہو۔ بلکہ پوری تندہی سے تعلیم دے۔ رضائے الٰہی کا طالب ہو، قرآن وسنت کی اشاعت مقصود ہو، اور دفعِ جہالت مطلوب ہو، تاکہ لوگ قرآن وحدیث پڑھ کر مرضیاتِ الٰہی اور شانِ ایزدی سے واقف ہوجائیں

فریضۂ ثانی : (التزام شفقت علی المتعلّمین) (شاگردوں پر شفقت کا التزام)

استاد کو چاہیے کہ شاگردوں پر انتہائی شفقت برتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم معلّم اوّل تھے۔ تعلیم کے بارے میں فرمایا: شاگردوں کو اولاد کی طرح سمجھو۔ اس سے طالبِ علم میں علم کی چاشنی اور استاد سے محبّت بڑھے گی۔

فریضۂ ثالث: التزام اتباعِ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم)

تعلیم سے مقصود اصلاحِ متعلّمین ہو۔ ان کو بوجہ تعلیم دے اور :

لا اسئلکم علیہ اجرا ان اجری الا علی اللہ

کو اپنا شعار بنائے۔

فریضۂ رابع : (التزام العمل بما علم)

جو علم پڑھائے اس پر خود بھی عمل پیرا ہونے کا التزام کرے۔ باعمل استاد کی تعلیم کا طالب علموں پر اثر ہوگا اور ان کو تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوگا۔ مزید برآں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

من عمل بما علم ورثہ اللہ علم مالم یعلم۔

جو شخص جتنا کچھ جانتا ہے اس کے موافق عمل بھی کرے تو اللہ تعالےٰ اس کو علم عطا فرمائے گا۔

فریضۂ خامس : (التزام تادیب)

پڑھنے والوں کو علم کی تعلیم دیں۔ تعلیم کے دوران جس کو ادب نہیں آیا اس کو دین میں سے کچھ بھی نہیں ملا۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں:

کن ابن من شئت۔ و اکتسب ادباً یغنیک محمودہ عن النسب۔

ترجمہ: "تو جس کا بیٹا بھی ہو ادب حاصل کرلے، کیونکہ یہ ادب تجھے نسب سے مستغنی کردے گا"

فریضۂ سادس : (ترتیب تعلیم کتب)

تعلیم میں ترتیب کو ملحوظ رکھے پاک وہند کے مدارس میں پہلے قرآن مجید

باقی ص۶ پر

مرسلہ: ڈاکٹر احمد حسین کمال

اسرائیل میں بدعنوانی اور رشوت ستانی کا دور دورہ

اعلیٰ سول اور فوجی حکام کی گرفتاریاں اور سزائیں

اسرائیلی وزیر دفاع شائمن پیرس کی اس بات کو اسرائیلی فوج کا ایک قسم کا راز قرار دیا جا سکتا ہے کہ وزیر موصوف نے گذشتہ اپریل میں ملک کی ۲۷ ویں سالگرہ کے موقع پر قوم کے بلند اخلاق کا قصیدہ پڑھا تھا، لیکن آج تک یہ پتہ نہیں چلا کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا تھا۔ اس کے برعکس اسرائیل کے حالیہ اعداد و شمار اس امر کے عکاس ہیں کہ جرائم فی الواقعی وبائی شکل اختیار کر گئے ہیں جن سے ریاست اور فوج کے حکّام بالا متاثر ہو رہے ہیں۔

شائمن پیرس اس حقیقت سے پوری طرح واقف ہے کہ اس کی وزارت جنیوا کے بین الاقوامی قرضہ جاتی بینک سے ایک پونڈ بھی نہیں نکال سکتی۔ بینک کے بانی اور سابق ابی زورین بام نے بینک میں محفوظ رقوم میں خرد برد کر کے انہیں سود پر دینے کا کارنامہ سرانجام دیا ہے، اسرائیل کارپوریشن نامی ادارے کے مینیجنگ ڈائریکٹر میخائل تنزر کے ساتھ مل کر روزین بام نے تل ابیب کے خزانے سے ۱۴ کروڑ ڈالر نکال کر جنیوا منتقل کر دیئے۔

روزین بام جیل میں اپنے کیے کی سزا بھگت رہا ہے۔ جب کہ تنزر کو جس نے ۵ کروڑ ڈالر خرد بُرد کیے ہیں، دو سال قید کی سزا کا خطرہ ہے۔ مقدمے کی کارروائی کے دوران اسرائیلی پروکیوریٹر نے بڑی افسردگی کے ساتھ کہا تھا "ملک میں ایسے جرم کا ارتکاب کبھی نہیں ہوا جس کے نتائج اتنے تباہ کن ہوں"۔ آپ ان کی بات کا مفہوم بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔

یہ مقدمہ دراصل اس صیہونی دستور العمل کی آزمائش تھا جس کے تحت "تاریخی مادرِ وطن" کے نام پر بیرونی ممالک کے یہودیوں سے روپیہ بٹورا جاتا ہے۔ حکام نے اسرائیلی کارپوریشن کی جن رقوم میں خرد برد کی ہے وہ اسی طرح جمع کی گئی تھیں۔

اس شرمناک واقعے سے ان بہت سے لوگوں کو صدمہ پہونچا ہے جو پہلے عالمی صیہونیّت کے کشکول میں اپنی تجوریاں الٹ دیتے تھے اب جو اسرائیل کے دفاع کے لیے روپیہ جمع کرنے کی نئی مہم چلائی جا رہی ہے وہ اس کو کھلی لوٹ کھسوٹ سمجھتے ہیں۔ کینڈا کی ایک صیہونی تنظیم کے سرگرم کارکن نے یروشلم پوسٹ میں لکھا ہے: "اسرائیلیوں کی اخلاقی حالت سے عالمی یہودیّت کا اعتماد آہستہ آہستہ مگر یقینی طور پر اٹھتا جا رہا ہے"۔

اسرائیلی پروکیوریٹر نے سچ کہا تھا: تنزر، اوزین بام مقدمہ اسرائیل کے لیے چندہ بٹورنے والے صیہونیوں کے لیے انتہائی تباہ کن ثابت ہو رہا ہے۔

اسرائیلی فوج میں بدعنوانیاں

دنیا کے دیگر ممالک میں جو سفید جرم کہلاتا ہے وہ عسکریت پسند اسرائیل میں فوج کی بدعنوانی کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ پے در پے رونما ہونے والے ان شرمناک واقعات کے فوراً بعد ہی وزارت دفاع کے شعبہ ترسیل کے ڈائریکٹر کو گرفتار کیا گیا جو بریگیڈیر جنرل کی سطح کے افسر تھے۔ پتہ یہ چلا کہ اسرائیلی اور بیرونی ادارے انہیں رشوت دے کر بڑے بڑے آرڈر حاصل کر لیتے تھے۔

اپنے ہی شعبہ میں رونما ہونے والے اس شرمناک واقعہ کے بعد وزیر دفاع شائمن پیرس اس بات کا قائل ہو گیا کہ قوم کا اخلاق اتنا بلند نہیں ہے جتنا کہ وہ سمجھتا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک فائنینشل کنٹرولر کا تقرر کیا جس نے یہ وعدہ کیا کہ وہ اس ہر شخص کو جو اس حقیقت کو ماننے سے انکار کرے گا کہ اسرائیلی معاشرہ ایک معیاری معاشرہ ہے، عبرت ناک سزا دے گا۔ خود وزیرِ موصوف نے بھی بدعنوانی کا سختی سے خاتمہ کرنے کی دھمکی دی۔

اس کے باوجود حکام کی ایک جماعت بلا روک ٹوک سرکاری رقوم میں خرد برد کرتی رہی۔ اسرائیلی برٹش بینک کے مینیجنگ ڈائریکٹر جوشوآ بینسیون نے بلاجھجک

[illegible] کروڑ ۵ لاکھ ڈالر ہڑپ کر لیے۔ وزارت نقل و حمل کے ایک اعلیٰ افسر بھی غبن اور خرد برد کے الزام میں دھر لیے گئے۔ گذشتہ ایک سال کے عرصہ میں اس قسم کے جرائم کی تعداد میں محض ۵۰ فی صدی کا اضافہ خاصا تسکین بخش ہے۔ واشنگٹن پوسٹ کے نامہ نگار جان گیشکو کے مطابق اسرائیل میں کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جب کسی کو فائرنگ کے علاوہ بم کا دھماکہ کرنے یا اغوا کے جرم میں گرفتار نہیں کیا جاتا یا ان میں سے کسی ایک جرم کی پاداش میں کسی کو سزا نہیں دی جاتی۔

جرائم کی تعداد میں اتنی تیزی سے کیوں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں اسرائیلی ماہرین کے لیے بندھے ٹکے نسل پرستانہ نظریات کے حوالوں سے بہتر اور کوئی جواز نہیں آتا۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ اسرائیل کی تمام پریشانیوں کے پیچھے "کالے یہودیوں" اور عربوں کا ہاتھ ہے۔ تل ابیب کے تعزیری قانون کے انسٹی ٹیوٹ کے سربراہ پروفیسر شلومو شوبام نے عراق یمن اور مراکش کے یہودیوں کی بستیوں کو لاقانونیت کی آماج گاہیں قرار دیا ہے۔

ملک میں جرائم کی جو لہر آئی ہوئی ہے، محققین نے اس کا سطحی جائزہ لیا ہے انہوں نے اس کے اسباب کا پتہ لگانے کے لیے اس کی تہہ میں جانے کی کوشش نہیں کی۔ یہ ایک انتہائی سنگین مسئلہ ہے جو اسرائیل کی موجودہ حالت کے ذمہ دار اقتصادی سماجی اور سیاسی عناصر کا نتیجہ ہے۔

یہ ایک سچا واقعہ ہے کہ ایک اسرائیلی رنگروٹ نے اپنے دوست کو خدا حافظ کہتے ہوتے یہ الفاظ کہے: "خدا حافظ اب تم مجھ سے ملنے میری قبر پر آؤ گے"

اسرائیل کے رہنماؤں کی مہم جوئی کی پالیسی کے سبب ملک کو ایک جنگ کے بعد دوسری جنگ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

اسرائیلیوں کا روحانی طور پر کھوکھلا پن اور جنگوں کے درمیان مختصر پُرامن وقفوں میں طاری رہنے والا خوف و ہراس ان کو نفسیاتی طور پر جرائم کے ارتکاب پر مجبور کر دیتا ہے۔

اسرائیلی سکے کی قیمت میں کمی کے ساتھ ہی ان کا اخلاقی معیار بھی بڑی تیزی سے گرا ہے۔ اسرائیل میں جہاں جرائم کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے وہیں شکر، مکھن، بجلی اور پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اشتعال انگیزی، قتل و غارت گری کی بنیاد ہے اور اب اس کو ریاستی پالیسی کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ اگر اسرائیل میں جرائم کے ارتکاب کا کوئی خاکہ مرتب کیا جائے تو اس کی بیشتر آماج گاہیں مقبوضہ عرب علاقوں میں ملیں گی۔ ایسے انکشافات ہوتے ہیں کہ ایک نئی بارلیف لائن کی تعمیر کے لیے مختص کی گئی رقوم میں خرد برد کی گئی ہے۔ یروشلم میں مکانات کی سہولتیں تعمیر کرنے والے ادارے کا انچارج مکانوں کی تعمیر میں گڑبڑ کرنے کے الزام میں گرفتار کیا جا چکا ہے۔ تل ابیب کی جانب سے بین الاقوامی قانون اور عرب ملکوں کی خود مختاری اور علاقائی سالمیت کی خلاف ورزی اسرائیل کے روحانی باپوں کے لیے ایک طرح کی اخلاقی حوصلہ افزائی کا کام دیتی ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیل کے قیام کی ۲۸ ویں سالگرہ کے وقت تک وزیر دفاع شائمن پیرس کو یہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ قوم کا اخلاق حد نظر سے بھی زیادہ بلند ہو چکا ہے

بقیہ: دس راہ نما اصول

پھر فارسی، پھر قواعد صرف و نحو اور ترجمہ جب عربی میں مہارت حاصل ہو جائے تو حدیث شریف کی تعلیم دی جائے۔

فریضۂ سابع: (التزام تبلیغ)

ویسے تو تمام تعلیم ہی تبلیغ ہے، لیکن وقتاً فوقتاً صرف اعمال صالحہ کی ترغیب دے۔ لوگوں کو نماز روزہ، تلاوت قرآن اور استغفار کے فضائل وغیرہ بتائے۔

فریضۂ ثامن: (التزام ترہیب)

بُرے کاموں سے ڈرایا جائے اور اعمال بد کے نتائج و عواقب سے اپنے شاگردوں کو آگاہ کرتے رہنا چاہیے۔

فریضۂ تاسع:

(التزام حفظ العلم فی الشباب)

جوانی کی حالت میں حفظ علم کی ترغیب دی جائے۔ جوانی میں تعلیم آسان ہوتی ہے حفظ وغیرہ کا کام۔ بچپن میں تو اور بھی آسان ہوتا ہے۔ بچپن کا یاد کیا ہوا تو ایسا ہے کہ جیسے پتھر پر نقش۔

فریضۂ عاشر:

(الاقتصاد فی الماکل والملابس)

کھانے پینے اور پہننے میں درمیانہ روی اختیار کی جائے۔ امام غزالی فرماتے ہیں جس نے میانہ روی اختیار کی وہ کامیابی سے ہمکنار ہو گیا اور بستی والوں کی دعاؤں کا مطلوب ہو گا۔ یعنی بستی والے اس کے حق میں دعاء خیر کریں گے۔ جو معلّم کھانے پینے اور لباس میں امیروں کی نقل کرے اس کا دین سلامت نہیں رہتا۔ درمیانہ طریق سے مراد یہ ہے کہ نہ تو بڑے قیمتی کپڑے پہنے جائیں اور نہ ہی میلے کچیلے، پھٹے پُرانے کپڑے ہوں، بلکہ سادہ اور صاف ستھرا لباس ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

ان اللہ یحب نظیفاً

اللہ تعالیٰ صاف ستھرے آدمی

بقیہ صفحہ ۱۱ پر

علامہ خالد محمود۔ برمنگھم

عُلماءِ دیوبند کا اعتدال

علماء دیوبند دین کے سمجھنے سمجھانے میں نہ تو اس طریق کے قائل ہیں جو ماضی سے یکسر کٹا ہو، کیونکہ وہ مسلسل رشتہ نہیں۔ ایک نئی راہ ہے اور نہ وہ اس افراط کے قائل ہیں کہ رسم و رواج اور تقلید آباء کے تحت ہر بدعت کو اسلام میں داخل کر دیا جائے۔ جن اعمال میں تسلسل نہ ہو اور وہ تسلسل خیر القرون تک مسلسل نہ ہو وہ اعمال اسلام نہیں ہو سکتے۔ یہ حضرات اس تقلید کے پوری طرح قائل اور پابند ہیں جو قرآن و حدیث کے سرچشمہ سے فقہ اسلام کے نام پر چلتی آئی ہے۔ قرآن کریم تقلید آباء کی صرف اسی بنا پر مذمت کرتا ہے کہ آباء عقل و اہتدا کے نور سے خالی ہوں۔

اولو کان اباھم لا
یعقلون شیئًا ولا یھتدون ٥

„بھلا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ سمجھتے ہوں اور نہ راہ کو جانتے ہوں"

ائمہ سلف اور فقہائے اسلام جو علم و اہتدا کے نور سے منور تھے ان کی پیروی نہ صرف یہ کہ مذموم نہیں، بلکہ عین مطلوب ہے اور ہمیں تعلیم دی گئی کہ صرف پیغمبروں ہی کی نہیں، صدیقین، شہداء اور صالحین کے رستے پر چلنے کی بھی ہر نماز میں رب العزت سے درخواست کریں، کیونکہ یہی صراط مستقیم ہے۔

اھدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت
علیھم (پ ۱)

اے اللہ چلا ہمیں سیدھی راہ پر۔ راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام کیا۔

اس مسلک اعتدال کی وجہ سے علماء دیوبند دینی بے قیدی اور خود رائی سے محفوظ رہے اور شرک و بدعت کے اندھیرے بھی انہیں اپنے جال میں نہ کھینچ سکے۔ ان کے اعمال و افکار سے اسلام کا تسلسل بھی قائم رہا اور کوئی غیر مسلسل نظریہ و عمل دین کے نام سے اسلام میں داخل بھی نہ ہوتے پایا۔ یہ حضرات علم و عمل کے تسلسل سے اسلام کے چراغ روشن کرتے گئے اور تاریخِ دیوبند پر نظر کرتے ہوئے ہم کہ سکتے ہیں کہ اسلام واقعی ایک زندہ دین ہے جو ان حضرات سے لے کر صحابۂ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عہد سعادت مہد تک مسلسل ہے۔

مہتمم دار العلوم دیوبند حضرت مولانا العلامۃ قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم تحریر فرماتے ہیں:

„اولیائے کرام و صوفیائے عظام کا طبقہ علماء دیوبند کی رُو سے اُمت کے لیے رُوحِ رواں کی حیثیت رکھتا ہے جس سے اس امت کی باطنی حیات وابستہ ہے جو اصل حیات ہے۔ اس لیے علماء دیوبند ان کی محبت و عظمت کو تحفظ ایمان کے لیے ضروری سمجھتے ہیں، مگر غلو کے ساتھ اس محبت و عقیدت میں انہیں ربوبیت کا مقام نہیں دیتے۔ ان کی تعظیم شرعاً ضروری سمجھتے ہیں، لیکن اس کے معنی عبادت کے نہیں لیتے کہ انہیں یا ان کی قبروں کو سجدہ و رکوع یا طواف و نذر یا منت و قربانی کا محل بنا لیا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ، حضرت سید احمد کبیر رفاعیؒ، حضرت شیخ علی ہجویریؒ، حضرت شیخ معین الدین چشتی اجمیریؒ، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ اور حضرت الامام محدث شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے صحیح جانشین اور ان کے فیوض سے زندگی کے خاکوں میں اتباعِ سنت کا رنگ بھرنے والے یہی بزرگانِ کرام ہیں۔ ان حضرات کا فیض روحانی اعمال تسخیر سے نہیں اعمال سنت سے قائم ہے اور یہ حضرات باقاعدہ چشتی، سہروردی، نقشبندی اور قادری نسبتوں سے انتساب رکھتے ہیں۔ بلکہ اگر انصاف سے دیکھا جائے تو حکمت اور تزکیۂ نفوس کا یہ رستہ اب صرف اسی مسلک کے لوگوں سے آباد ہے۔ یہ حضرات علم و عمل ہر دو ابواب میں اسنادی پہلو برقرار رکھتے ہیں۔ بدعات کی روک تھام میں بھی یہ حضرت صرف اسی لیے پیش پیش رہے۔ کہ ان اعمال کا اسنادی پہلو کہیں موجود نہ

تھا اور یہ تردید بھی نہیں، بلکہ حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی (مجدد الف ثانیؒ) بھی اسی رنگ میں بدعات کی تردید فرماتے رہے ہیں ۔

> "اجتناب از اسم و رسم بدعت تا از بدعتِ حسنہ در رنگ بدعت سیئہ احتراز نماید بوئے ازیں دولت بمشام جان او نرسد و ایں معنی امر در معتبر است کہ عالم در دریا بدعت غرق گشتہ است بظلمات بدعت آرام گرفتہ ر مجال است کہ دم از رفع بدعت زند و باحیائے سنت لب کشاید اکثر علماء ایں وقت رواج دہندہای بدعت اند و محو کنندہای سنت و بدعتہا پہن شدہ را تعامل خلق دانستہ بجواز بلکہ باستحسان آں فتوے مے دہند و مردم را ببدعت دلالت مے نمایند۔"

(مکتوب ۵۴ دفتر دوم ص۱۰۳)

ترجمہ: بدعت کے نام اور عمل سے بھی پرہیز لازم ہے ۔ جب تک بدعتِ حسنہ سے بھی اسی طرح پرہیز نہ کرے جس طرح بدعت سیئہ سے پرہیز کیا جاتا ہے ۔ روحانیت کی بو طالب کے دماغ تک نہیں پہونچ سکتی اور یہ بات آج بہت مشکل ہو گئی ہے ۔ ایک جہان بدعت کے دریا میں ڈوب رہا ہے اور لوگ بدعت کے اندھیروں میں آرام سے رہیں ۔ کسی کی مجال ہے کہ بدعت کے خلاف دم مارے اور احیائے سنت کے لیے زبان کھولے ۔ اس وقت اکثر مولوی بدعتوں کو رواج دے رہے ہیں اور سنتوں کو مٹا رہے ہیں ۔ رواج یافتہ بدعتوں کو مجبوری قرار دے کر ان کے جائز بلکہ بہتر ہونے کا فتوے دے رہے ہیں اور لوگوں کو بدعت کی راہ دکھا رہے ہیں ۔"

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے جن علمائے ربّانی کی تمنا کی تھی ۔ احیائے سنت کے لیے زبان کھولنے والے اور بدعات کے خلاف دم مارنے والے کہاں ہیں؟ ان کی یہ تمنّا حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے خاندان اور اسی تحریک کی نشأۃ ثانیہ حضرات اکابر دیوبند سے پوری ہوئی ۔ فللہ المنۃ ۔

فقہ میں سنت کی راہیں

سرزمین پاک و ہند میں نوّے فی صد مسلمان فقہ حنفی کے مقلد ہیں ۔ فقہ حنفی امام ابو حنیفہ کے اجتہاد، ان کے تلامذہ کے استخراجات اور پھر اصحابِ ترجیح کے فیصلوں کے مجموعہ کا نام ہے ۔ ظاہر ہے کہ اتنی چھان بین اور کانٹ چھانٹ کے بعد فقہ کا کوئی مسئلہ اصول شریعت کے خلاف باقی نہیں رہ سکتا، مگر اس طریق عمل میں ایک اور پہلو بھی تھا وہ یہ کہ عمل کرنے والے کی نظر فقہاء و ائمہ کی تخریجات تک محدود رہتی اور گو وہ اعمال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ کے طریق سے تجاوز نہ کرتے، مگر عمل کرنے والے کا شعور اتباع سنت کی لذّت پوری طرح محسوس نہ کر سکتا تھا علماء دیوبند نے اعمال و عبادات کو ان کے مصادر کی طرف لوٹایا ۔ احادیث کے دفاتر کھلے ۔ تحقیقات پھیلیں، رجال کی نئے سرے سے پڑتال ہوئی ۔ مطالب و معانی میں بحثیں کی گئیں اور گو ان حضرات کو فقہ کا کوئی مفتیٰ بہ فیصلہ اصول شریعت سے ٹکراتا ہوا نہ ملا ۔ تاہم اس راہِ تحقیق نے ایسی فضا پیدا کر دی کہ پہلے جن مسائل پر فقہ سمجھ کر عمل کیا جاتا تھا اب وہی مسائل نور سنت کی روشنی دینے لگے اور ان اعمال و عبادات میں اتباع سنت کی وہ لذت محسوس ہونے لگی جو اس فکری تبدیلی کے بغیر ہرگز ممکن نہ تھی ۔ علماء دیوبند نے نہ صرف پاک و ہند کے احناف کو سنت کا شعور بخشا، بلکہ ان کی حدیثی تحقیقات نے شام و مصر تک ان حضرات کے علوم پھیلا دیئے ۔ یہ حضرات نہ صرف عملاً حنفی ہیں، بلکہ آج حنفیّت کی مسند تدریس انہی کے دم قدم سے قائم ہے ۔ یہاں نہ ظاہریت کی تفریط ہے اور نہ اہلِ بدعت کی سی افراط، بلکہ سلف صالحین کی سی کامل اتباع ہی دیوبند کا مسلک مختار رہے ۔

فقہ میں سنت کی راہیں معلوم کرنے کے لیے آٹھویں صدی میں حافظ جمال الدین زیلعیؒ نے علم حدیث کا ایک بڑا ذخیرہ "نصب الرایہ" کے نام سے جمع کیا تھا ۔ یہ عظیم علمی سرمایہ سالہا سال سے نایاب تھا ۔ علماء دیوبند نے نہ صرف اسے دوبارہ طبع کرانے کا اہتمام کیا، بلکہ اس پر بغیۃ الالمعی فی تخریج الزیلعی کے نام سے ایک جلیل القدر عربی حاشیہ تحریر فرما کر علماء حدیث پر ایک بڑا احسان فرمایا یہ کتاب چار جلدوں میں مصر سے بڑی آب و تاب کے ساتھ شائع ہوئی ہے ۔ علماء دیوبند کی یہ کوشش فقہ حنفی اور علم حدیث کی ایک بہت بڑی خدمت ہے ۔ محدث کبیر مُلّا علی قاریؒ کی کتاب شرح نقایا فقہ و حدیث کا عظیم سرمایہ تھی، مگر ابھی تک زیور طباعت سے آراستہ نہ تھی ۔ دیوبند کے شیخ الادب و الفقہ حضرت مولانا اعزاز علیؒ نے "المحمود الروایہ"

کے نام سے اسپر ایک مستقل حاشیہ لکھ کر اسے بڑے اہتمام سے شائع کیا۔

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نے تمام فقہی ابواب کو احادیث و روایات کی روشنی میں مرتب کرانے کا اہتمام کیا اور خانقاہ میں "اعلاء السنن" کے نام سے ایک عظیم ملی ذخیرہ بیس جلدوں میں مرتب ہوا جن میں سے تیرہ جلدیں چھپ چکی ہیں۔ کتاب کیا ہے فقہی تحقیقات اور تحقیق روایات کا ایک ناپیدا کنارِ سمندر ہے۔ علاوہ ازیں وہ آیاتِ احکام جن سے فقہ حنفی کے مختلف ابواب میں استناد کیا گیا ہے ان کی تحقیقات پر حضرت تھانویؒ نے ایک عظیم کتاب "آیات القرآن فی ادلۃ النعمان" چار ضخیم جلدوں میں مختلف علماء دیوبند سے مرتب کرائی افسوس کہ یہ کتاب ابھی تک منصہ شہود پہ نہیں آسکی۔ اس کے مسوّدات حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دامت برکاتہم کے پاس کراچی میں موجود ہیں۔ خدا کرے کہ یہ کتاب جلد شائع ہو اور اس ذخیرہ علمی سے سنت کی راہیں اور زیادہ روشن رہیں۔ مندرجہ بالا کتابیں فقہ حنفی کی وہ عظیم خدمات ہیں کہ کسی اور مکتب فکر میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

ان کتابوں کے علاوہ فقہ حنفی کی تقریباً متداول کتابیں جو مدارس عربیہ میں نصابِ زیر تعلیم ہیں ان پر حاشیہ لکھنے کا فخر بھی علماء دیوبند کو حاصل ہے۔

علم حدیث کی خدمات؛

اس مسلک کے اکابر نے علم حدیث کی وہ خدمات سرانجام دی ہیں جن کا تصور بھی اس قرن میں مشکل تھا۔ حدیث کی ہر اہم کتاب پر عربی شرحیں لکھیں ہیں۔ شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے اپنے تفسیر قرآن کے مخصوص انداز میں ایک نہایت نفیس حاشیہ صحیح بخاری پر تحریر فرمایا جو باوجود اختصار کے متن کے ساتھ آٹھ جلدوں کی ضخامت رکھتا ہے۔ افسوس کہ عصرِ حاضر کا یہ اردو شاہکار ابھی تک طباعت پذیر نہیں ہو سکا۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب دامت برکاتہم کی "لامع الدراری" علیٰ صحیح البخاری کی پہلی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ محدثِ کبیر حضرت مولانا فخر الدین شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند مدظلہٗ کی صحیح بخاری پر اردو تقریرات کئی جلدوں میں شائع ہو رہی ہیں۔ یہ صحیح بخاری کی خدمات ہیں جو ان حضرات نے انجام دی ہیں۔ ابواب بخاری کی خدمات ان کے علاوہ ہیں۔ صحیح مسلم کی بہترین شرح شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے کئی ضخیم جلدوں میں تحریر فرمائی۔ جو "فتح الملہم" کے نام سے شائع ہوئی۔ رأس المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری نے ابوداؤد کی شرح "بذال المجہود" کے نام سے پانچ ضخیم جلدوں میں عربی میں شائع کی۔ حضرت شیخ الہند اور حضرت شاہ صاحب کے امالی کئی دفعہ چھپ چکے ہیں۔ ان کے علاوہ "الطیب الشذی" مولانا اشفاق الرحمٰن کاندھلوی "الکوکب الدری" شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب حاشیے رقم فرمائے اور نئے تقاضوں کے مطابق حدیث کا گراں قدر ذخیرہ اُردو میں بھی نئی ترتیب سے فرمایا۔ امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کاشمیریؒ کے امالی "فیض الباری" علیٰ صحیح البخاری مصر سے چار ضخیم جلدوں میں شائع ہوئے مدظلہ اور "معارف السنن" حضرت مولانا محمد یوسف بنوری مدظلہ، ترمذی کی بہترین شرحیں ہیں۔ حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی دامت برکاتہم نے بھی ترمذی کی ایک نہایت جامع اور نفیس عربی شرح تحریر فرمائی ہے جو ابھی تک شائع نہیں ہوئی سنن نسائی پر حضرت مولانا اشفاق الرحمن صاحب نے بہترین حاشیہ تحریر فرمایا۔ مؤطا امام مالکؒ کی مفصل عربی شرح شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مدظلہٗ نے چھ ضخیم جلدوں میں مرتب کر کے شائع فرمائی اور طحطاوی کی شرح حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی نے "امانی الاحبار فی شرح معانی الآثار" کے نام سے کئی ضخیم جلدوں میں تحریر فرمائی۔ اس کی دو جلدیں چھپ چکی ہیں۔ مشکوٰۃ کی شرح "التعلیق الصبیح" حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے سات ضخیم جلدوں میں عربی میں تحریر فرمائی جو چھپ رہی ہے اور سنن ابن ماجہ پر حضرت مولانا انور شاہ صاحبؒ نے ایک نہایت عمدہ حاشیہ لکھا جو ابھی تک چھپ نہیں سکا ایک اور حاشیہ جو مفصل شرح کا درجہ رکھتا ہے۔ مولانا اشفاق الرحمٰن صاحب کاندھلوی نے بھی تحریر فرمایا جو الحمدللہ کراچی سے شائع ہو گیا ہے۔

عمدہ ماحول
عمدہ سروس
غرناطہ ریستوران
ایرکنڈیشنڈ
جہلم

حفیظ علوی

عوامی دور کے اثرات

”موجودہ عوامی دور“ کی ”برکات“ لامتناہی ہیں کوئی شعبہ اور کوئی چیز ایسی نہیں جس نے اپنی حقیقت نہ گم کر دی ہو حتیٰ کہ الفاظ کی دنیا بھی ان ”برکات“ سے متمتّع ہوئے بغیر نہ رہ سکی چند الفاظ بطور مثال درج کئے جاتے ہیں جو اپنا مفہوم و معانی یکسر بدل چکے ہیں۔ ممکن ہے عوامی رہنما الفاظ کے معانی و مفاہیم کو عالمی افراطِ زر کے مترادف قرار دیں ——

ا

ایجنٹ :- کسی وزیر کا ایسا دوست جو لوگوں سے پیسے وصول کر کے ان کا ہر جائز و ناجائز کام کروا سکے۔

اسلحہ :- ایسے ہتھیار جو دوسرے ملکوں سے حاصل کر کے اپنے عوام پر استعمال کئے جا سکیں۔

اپوزیشن :- ملک کی ایسی جماعت جس کا وجود حکومت کے لیے ناقابلِ برداشت ہو۔

الیکشن :- انتخابات کا ایسا طریقہ جس میں پولیس اور سکیورٹی فورس کے ذریعہ حکومت کے نامزد کردہ شخص کو کامیاب کروایا جا سکے۔

اخبار :- ایسا پرچہ جس میں جرائم کی خبروں کے علاوہ اربابِ حکومت کے کارہائے نمایاں بیان کئے جائیں۔

ب

بجٹ :- حکومت کے آئندہ اخراجات کا ایسا تخمینہ جس میں چالیس(۴۰) فیصد انتظامی اخراجات اور باقی ساٹھ (۶۰) فیصد دفاع اور دوسرے تمام شعبوں کے اخراجات شامل ہوں۔

بس سٹاپ :- ایسی جگہ جہاں نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کے اختلاط کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

پ

پاسبانِ ختمِ نبوّت :- ایسا خوبصورت نقاب جو اپنا بھدا چہرہ چھپانے کے لیے استعمال کیا جا سکے۔

پولنگ آفیسر :- انتخابات کے موقعہ پر پولنگ سٹیشن کا ایسا انچارج جو آدھے سے زیادہ ووٹوں کی پرچیاں اپنے ہاتھ سے بیلٹ بکس میں ڈال سکے۔

پٹواری :- حکومت کا ایسا آفیسر جس کی اپنی تنخواہ اس کے ذاتی ملازم کی تنخواہ سے کم ہوتی ہے۔

پولیس :- حکومت کے باوردی ملازموں کا ایسا مجموعہ جو اپنی ضمیر کے خلاف کام کرنے کے عادی ہوں۔

پوشیدہ امراض :- ایسے انسانی امراض جن کے معالجوں کے اشتہار اور پوسٹر بھی فحاشی اور بے حیائی پھیلانے میں ممد ثابت ہوں۔

ت

تعلیم :- آگہی کا ایسا عمل جس میں اخلاق کے علاوہ باقی سب چیزوں کا علم میسّر ہو۔

ٹ

ٹیلی ویژن :- ایسا آلہ جو گھروں میں فحاشی، عریانی اور بے حیائی پھیلانے کے علاوہ وزیرِ اعظم کی تقریر سنوائے اور اندرا گاندھی کی فلم دکھائے۔

ج

جمہوریت :- ایسی طرزِ حکومت جس کے اختیار کرنے سے حکومت عوام سے تقریر و تحریر کی آزادی تو چھین لے اور باقی تمام آزادیاں مثلاً غنڈہ گردی، سمگلنگ، چوری اور ڈاکہ زنی وغیرہ کی آزادی بحال کر دے۔

جنرک نیم پالیسی :- دواؤں کے ناموں کی ایسی پالیسی جس کے نفاذ سے وزیرِ صحت کی صحت بہتر ہونے کا امکان ہو۔

جلسہ :- وزیرِ اعظم کے خطاب کے لیے ایسا اجتماع جو بغیر وردی پولیس، سیکیورٹی فورس اور زبردستی لائے گئے۔ دیہاتیوں سے مکمل کیا جا سکے۔

خ

خاندانی منصوبہ بندی :- حکومت کا ایسا محکمہ جو حلال زادوں کو پیدا ہونے سے روکے

(۱) - کہا جاتا ہے کہ موجودہ صدی کے وسط میں چند حاسد ہیجڑوں نے اس محکمے کی بنیاد رکھی تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی اپنے جیسا بنا دیں۔

(۲) یہ بھی سنا گیا ہے کہ فرعون کو اگر کوئی مشورہ دیتا تو وہ ایسا محکمہ ضرور قائم کرتا۔

ڈ

ڈاکٹری :- ایسا پیشہ جس میں انسان کے امراضِ جسمانی کے علاوہ لوگوں کی جیبوں کی مکمل صفائی کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔

ڈاڑھی :- کسی اللہ والے کے نورانی چہرے پر اگے ہوئے بالوں کا ایسا مجموعہ جس سے

ارباب حکومت ہمیشہ خائف رہتے ہیں۔

ڈائجسٹ :- کتابی سائز کا ایسا رسالہ جس میں جاسوسی اور جنسیاتی افسانوں کے علاوہ اس کا سرورق انہیں عنوانوں کا اظہار بھی کر سکے اور اسے طلباء سفر و حضر میں پڑھنا پسند کریں۔

ر

رائے عامہ :- اگر کسی جلسۂ عام میں وزیرِ اعظم کسی امر کی تائید خصوصی حاضرین سے ہاتھ اٹھوا کر حاصل کرے تو اس تائید سے متعلقہ رائے کو رائے عامہ کہتے ہیں۔

ریاضی :- ایسا مضمون جس میں بے انتہا ریاضت کی ضرورت ہوتی ہے۔

رشوت :- ایسا نظرانہ جو گورنمنٹ آفیسر اپنے بڑے آفیسر کی رضامندی کے بغیر لوگوں سے وصول کرتے ہیں۔

ریڈیو :- مارکونی کا ایجاد کردہ ایسا آلہ جو ہوا کی لہروں کے ذریعے وزیرِ اعظم کی تقریر سنوائے۔

ز

زلزلہ :- ایسا خدائی جھٹکا جس سے زمین تو کانپ جاتی ہے مگر انسان اپنی دھن پر قائم رہتا ہے۔

س

سکون :- انسان کے دل کی کیفیت جسے یونیورسٹی کے طلباء چرس کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں۔

سیکیورٹی فورس :- عوامی حکومت کی ایسی فوج جو نہتے عوام پر گولیاں برسائے۔

سمگلنگ :- ایسا کاروبار جو اکثر وزراء اور ان کے احباب کرتے ہیں۔

سرمایہ دار :- ایسا شخص جسے دولت بیماری کی طرح چمٹ جائے۔

سیاستدان :- ایسا شخص جس کو قتل کروانے کا منصوبہ بھی حکومت کے باقی منصوبوں میں شامل ہو۔

سود :- (۱) بغیر نقصان والے کاروبار کے منافع کا دوسرا نام۔

(۲) دولت کی مقناطیسی قوت کی کشش سے کھنچی آنے والی دولت کو سود کہا جاتا ہے۔

(۳) دولت اکٹھی کرنے کے مشغلے کا حاصل جو نام نہاد منافع کی صورت میں ملتا ہے۔

ش

شادی :- ایسا موقعہ جس پر ایک گھر کی آبادی کم ہو جائے اور دوسرے کی زیادہ۔

ع

عوام :- ملک کا ایک کثیر التعداد طبقہ جسے مہنگائی کے ذریعہ ختم کیا جا سکے۔

عوامی حکومت :- (۱) ایسی حکومت جو عوام کے ووٹوں سے برسرِ اقتدار آئے اور پھر جانے کا نام نہ لے۔

(۲) ایسی حکومت جو عوام کے ووٹوں کے ذریعہ برسرِ اقتدار آنے کے بعد عوام کش پالیسیاں اختیار کرے۔

غ

غدّار :- جو شخص حکومت کے ناعاقبت اندیش کاموں کا جائزہ عوام کے سامنے پیش کرے۔

ف

فیشن :- پہناوے کے بھدّے پن کا دوسرا نام

ک

کمیشن :- ہائیکورٹ یا سپریم کورٹ کے ججوں کا ایسا مجموعہ جو کسی نامعلوم امر کو دریافت کرنے کے لیے معمور کیا جائے اور جن کا فیصلہ ناقابلِ اشاعت قرار دیا جائے

ل

لیبر لاء :- قانون کا ایسا مجموعہ جس کے نفاذ سے مزدور اور کارخانہ دار کے تعلقات میں کشیدگی بڑھے۔

م

مدارس عربیہ : دینی تعلیم کے لیے ادارے وزیرِ اعظم جنہیں اپنا طفیلی بنانا چاہے۔

مہنگائی :- ضروری اشیاءِ صرف کی قیمتوں میں اضافہ کا ایسا عمل جس سے ملک ٹوٹنے سے بچ جائے۔

(کاش یحییٰ خاں بھی چیزوں کی قیمتوں میں اضافہ کر دیتا تاکہ مشرقی پاکستان علیحدہ نہ ہو سکتا)۔

مزدور :- ایسا شخص جو یومِ مئی کے جلوس میں گورنر اور وزیرِ اعلیٰ کی معیّت میں سڑکوں پر گھومتا نظر آئے۔

:- ایسا بدنما نعرہ جو حقِ نمک ادا کرنے کے لیے لگایا جاتا ہے۔

ن

نمازِ عید :- ایسی نماز جسے عوام کے علاوہ صدرِ مملکت اور وزیرِ اعظم بھی معہ اپنی کابینہ کے پڑھتے ہیں۔

نقاب :- عورتوں کے برقع کا ایسا حصہ جو صرف رشتہ دار اور محلے کے مردوں سے پردہ کرنے کے کام آئے۔

نورتن :- ایسا شخص جو وزیرِ اعظم کی جوتیوں میں بیٹھ کر مضبوط مرکز کا نعرہ لگا سکے۔

و

وزارت :- ایسی ہڈی جو وزیرِ اعظم دو یا تین ماہ کے بعد پھینکتا ہے۔

وزارتِ امورِ مذہبیہ :- ایسی وزارت جس کا کام برسرِ اقتدار پارٹی کے اراکین کی شادی بیاہ اور تجہیز و تکفین جیسے مذہبی امور کو سرانجام دینا ہے۔

ے

یونیورسٹی :- ایسا ادارہ جو ملک میں کلرکوں کی تعداد میں زبردست اضافہ کر سکے۔

تحریر: طاہر احمد

برطانیہ میں امریکی سی آئی اے

برطانوی پارلیمنٹ کے چونتیس ممبروں نے اپنی ایک قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ امریکی سفارت خانے کے دس مشیروں کو، جو سی۔ آئی۔ اے کے رکن ہیں، برطانیہ عظمیٰ سے فوری طور پر نکال دے۔ لیبر پارٹی کے تھامس لیٹرک نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ برطانیہ میں سو افراد کے عملے پر مشتمل امریکی سی۔ آئی۔ اے کا مرکز قائم ہے جو لندن کے گردسوینر اسکوائر میں امریکی سفارت خانے میں واقع ہے۔

لیبر پارٹی کے ممبر پارلیمنٹ جے۔ رچرڈسن نے ایوان زیریں میں یہ سوال کیا کہ ولسن سی۔ آئی۔ اے کے ان ایجنٹوں کو نکال باہر کیوں نہیں کرتا لیبر پارٹی کے ایک دوسرے ممبر پارلیمنٹ اوڈرے وائنز نے حکومت سے یہ جاننے کی درخواست کی کہ کیا وزیرِاعظم کو اس بات کا یقین ہے کہ سی۔ آئی۔ اے برطانیہ میں لیبر حکومت کی مورچہ بندیوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرے گی۔ جس کے جواب میں ولسن نے کہا کہ وہ متعلقہ مواد کا مطالعہ کریں گے اور اگر ضروری ہوا تو وہ پبلک انکوائری کرانے کے احکامات صادر کریں گے۔

سی۔ آئی۔ اے کے ایجنٹوں پر برطانیہ کے ممبرانِ پارلیمنٹ کا حملہ جنوری کے اس انکشاف کے بعد ہوا کہ ”بڑا بھائی“ اپنے اتحادی کے خلاف جاسوسی کر رہا ہے۔ برطانوی پارلیمنٹ میں سی۔ آئی۔ اے پر یہ الزام عائد کیا گیا کہ وہ بری اور فضائی ٹرانسپورٹ کو بہتر بنانے سے متعلق برطانوی فرموں کی معلومات خفیہ طور پر حاصل کر رہی ہے اور اس نے ملکہ سے متعلق موضوعات پر اپنے یہاں فائل کھول دی ہے۔

برطانیہ کے جوابی سراغ رساں ادارے نے پریس سے یہ بات پوشیدہ نہیں رکھی کہ اس کے مشاہدے کے مطابق حال ہی میں سی۔ آئی۔ اے کے بہت سے ممبر سیاح، لیکچرار اور تاجر وغیرہ کے روپ میں برطانیہ میں وارد ہوئے ہیں۔ پریس نے اس امر کی یاد دہانی کرائی ہے کہ پچھلے سال بھی سی۔ آئی۔ اے کے درجنوں تربیّت یافتہ ارکان کی برطانیہ میں آمد کی اطلاع ملی تھی۔ ان کا مشن برطانیہ میں مزدور انجمن تحریک میں نام نہاد تحریک پسند عناصر کے بارے میں معلومات حاصل کرنا تھا۔ یاد رہے کہ امریکہ کے اے۔ ایف۔ ایل، سی۔ آئی۔ او مزدور انجمن مرکز کا چیئرمین جارج مینی سی۔ آئی۔ اے کے لیے اسی قسم کا کام کرتے ہوئے پکڑا جا چکا ہے۔ جارج مینی اور دیگر حکام نے ینگلے میں محنت کش طبقے کی بین الاقوامی تحریک میں پھوٹ ڈالنے کے پروگرام پر عملدرآمد کرنے کے لیے سی۔ آئی۔ اے کی رقوم استعمال کیں۔

”بڑے بھائی“ کی سازشوں کا پردہ چاک کرنے میں برطانیہ کو امریکی انٹیلی جنس کے ایک سابق افسر اور عملے کے ایک رکن فلپ ریگی کی ایک کتاب سے بڑی مدد ملی جو لندن میں شائع ہوئی تھی۔ اس نے اپنی کتاب میں ان بہت سی کارروائیوں کا ذکر کیا ہے جو اس کے دفتر نے انجام دیں اور ان میں حصّہ لینے والے ایجنٹوں کے نام بھی لکھ دیئے ہیں۔ سی۔ آئی۔ اے کے موجودہ ڈائرکٹر ولیم کولبی نے پچھلے دنوں کہا تھا کہ اس کے نتیجے میں سی۔ آئی۔ اے کے چند خفیہ مددگاروں کے لیئے ”سخت خطرہ“ پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ بہت سے ایجنٹوں نے اپنا پول کھل جانے کے ڈر سے اپنا دستِ تعاون کھینچ لیا ہے۔

سی۔ آئی۔ اے کی سرگرمیوں کا برطانوی پارلیمنٹ میں جس طرح پردہ چاک ہوا ہے اسی طرح دیگر ممالک میں بھی اس کی خفیہ کارروائیوں سے پردہ اٹھ رہا ہے۔ مثلاً کینیڈا کے ممبر پارلیمنٹ، پ۔ بیٹی نے سی۔ آئی۔ اے کی ایک خفیہ دستاویز شائع کی ہے جس میں امریکی انٹیلی جنس کے ان منصوبوں کا ذکر ہے جن کا مقصد کینیڈا میں نقل و حمل کی سہولتوں سے متعلق خفیہ معلومات حاصل کرنا اور خصوصاً ہوا بازی کے شعبہ میں حاصل ہونے والی تازہ ترین کامیابیوں سے متعلق معلومات حاصل کرنا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکی سی۔ آئی۔ اے نے البرٹا صوبے سے متعلق خفیہ معلومات حاصل کرنے کے لیے کینیڈا کے تیل کے تین ماہرین کو تربیت دی۔ اڈمنٹن کی پبلشنگ کمپنی کے سربراہ، م۔ ہارٹنگ نے کینیڈا میں سی۔ آئی۔ اے کے پچاس ایجنٹوں کی، جن کو وہ جانتا ہے، جاسوسی کی سرگرمیوں کے بارے میں تفصیلات بیان کیں۔

سوویت یونین اور لیبیا کا مشترکہ اعلامیہ

سوویت یونین اور لیبیا اسرائیلی صیہونیت کی مسلسل جارحیت کی سخت مذمت کرتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ یہ امن اور بین الاقوامی سلامتی کے لیے

انتہائی خطرناک ہے یہ بات سوویت یونین اور لیبیا کے مشترکہ اعلامیے میں کہی گئی ہے جو پچھلے دنوں سوویت مجلس وزراء کے چیئرمین الیکسی کوسیگن کے دورہ لیبیا کے اختتام پر جاری ہوا

مشترکہ اعلامیہ کے مطابق فریقین نے اس امر کی ایک بار پھر توثیق کی ہے کہ مشرق وسطیٰ میں حقیقی امن اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے جبکہ تمام مقبوضہ عرب علاقے جن پر جارح نے قبضہ کر رکھا ہے مکمل طور پر آزاد کر دیے جائیں اور فلسطین کے عرب عوام کے جائز حقوق کی، جن میں حق خود اختیاری اور اور فلسطین کے عوام کی قومی ریاست کے قیام کا حق بھی شامل ہو، ضمانت دی جائے۔ فریقین نے اعلان کیا کہ وہ فلسطین کے عرب عوام اور فلسطین کی تنظیم آزادی کی ان کی جدوجہد میں امداد و حمایت کرتے رہیں گے فریقین نے اس امر کا اعادہ کیا کہ فلسطین کے عرب عوام کی جدوجہد عرب قوموں کی تحریک قومی آزادی کا جزو لاینفک ہے۔

سوویت یونین اور لیبیا نے اپنے اس اتفاق کا اظہار کیا کہ عرب قوموں کی، جو مشرق وسطیٰ میں نوآبادیاتی نظام اور صیہونیت کے خاتمے اور عرب قوموں کی مزید اقتصادی، سماجی اور ثقافتی ترقی میں مصروف ہیں، خواہشات کی تکمیل کے لیے عرب اتحاد کا حصول لازمی ہے جس سے امن کے کام میں مدد ملے گی۔

فریقین نے خصوصاً عرب، سوویت دوستی اور سوشلسٹ برادری کی ریاستوں کے ساتھ عربوں کی دوستی کی اہمیت کی نشاندہی کی۔ سوویت فریق نے اپنے اس ناقابل شکست عزم کا اظہار کیا کہ وہ قومی خود مختاری، اقتصادی اور سماجی ترقی کی یک جہتی میں مصروف عرب قوموں کی بھرپور حمایت کرتا رہے گا۔ انہوں نے افریقہ کی نسل پرست حکومتوں کی مذمت کی اور اعلان کیا کہ وہ ان حکومتوں کے خاتمے کی جدوجہد میں مصروف افریقہ کی قومی آزادی کی تحریکوں کی مزید حمایت کریں گے

سوویت یونین اور لیبیا نے کمبوڈیا اور ویتنام کی قوموں کی فتح کا خیر مقدم کیا

فریقین نے اس امر کا اظہار کیا کہ غیر جانبدار ریاستیں ساری دنیا میں امن کے استحکام کی جدوجہد میں مثبت کردار ادا کر رہی ہیں

مشترکہ اعلامیے میں اس امر کی نشاندہی کی گئی ہے کہ یورپ میں سلامتی اور باہمی تعاون کی کانفرنس کے اختتام سے قبل ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کا انعقاد نہ صرف یورپ کی قوموں کے بلکہ ساری دنیا کے ممالک کی قوموں کے مفادات کے مطابق ہوگا۔

سوویت یونین اور لیبیا بحیرۂ روم میں بیرونی فوجی اڈوں کے خاتمے کے حامی ہیں انہوں نے اس امر کی نشاندہی کی کہ عرب ملکوں کے خلاف اسرائیل کی مسلسل جارحیت اور ناٹو کی تخریبی سرگرمی بحیرۂ روم کے علاقے میں کشیدگی کا اصل سبب ہے۔

فریقین نے اس امر کی ایک بار پھر توثیق کی کہ وہ سوویت یونین اور لیبیا کے باہمی تعاون کو فروغ اور وسعت دینے کے خواہشمند ہیں۔

لیبیا کے رہنماؤں، کرنل معمر قذافی اور میجر عبدالسلام جالود کو سوویت یونین کے سرکاری دورے کرنے کی دعوت دی گئی جو قبول کر لی گئی۔

غیر جانبداری کی تحریک کا سامراج دشمن کردار سامراجی پالیسیوں سے امن کو اب بھی خطرہ ہے، بنڈونگ اصول غیر جانبداری میں مددگار ہیں

افریشیائی امور میں غیر جانبداری کی پالیسی کا بڑھتا ہوا اثر و رسوخ اس بات کا ایک اور ثبوت ہے کہ بنڈونگ اصولوں یعنی "پنچ شیلا" پر زور شور سے عمل کیا جا رہا ہے۔ بنڈونگ کے پانچ اصولوں یا پنچ شیلا کا ماحصل پُر امن بقائے باہمی اور غیر جانبداری ہے۔ ہند چینی میں سامراجی طاقتوں کے خلاف حریت پسندوں کی حالیہ فتح نے ایشیا اور خاص طور سے جنوب مشرقی ایشیا میں امن اور غیر جانبداری کی پالیسی کو تقویت پہنچائی ہے غیر جانبداری کی یہ تحریک افریشیائی خطے کی ترقی پذیر معیشت کے لیے ویسے بھی بہت مفید اور ضروری ہے۔ اب یہ تحریک غیر جانبداری کے بنڈونگ اصولوں کے تحت زیادہ واضح متحد اور سامراج دشمن رجحانات کی حامل ہوتی جا رہی ہے۔ دوسری طرف غیر جانبداری اور امن کی اس تحریک کو افریقہ میں آخری نوآبادیاتی علاقوں موزمبیق اور انگولا کی تحریک آزادی اور جلد ہی متوقع آزادی سے تقویت پہنچ رہی ہے۔

غیر جانبداری کی تحریک میں سوویت یونین اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں کے بے لوث تعاون سے ایک نیا ترقی پسند عنصر شامل ہوا ہے۔ یہ عنصر عالمی امن اور قومی مفادات کی جدوجہد میں یک جہتی کا ہے غیر جانبداری اور "بنڈونگ جذبے" کو نو آزاد ملکوں کے قومی مفادات کے تحفظ اور ان علاقوں سے نوآبادیاتی نظام کے اثرات کو ختم کرنے کی تحریک میں نمایاں مقام حاصل ہے۔ متعلقہ ملک اس جذبے سے کام لے کر برابر سامراج کی جارحانہ پالیسی کا مؤثر طور سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ۱۹۶۱ء میں بلغراد میں ستمبر ۱۹۷۳ء میں الجزیرہ میں اور حال میں کیوبا کے دارالحکومت ہوانا میں ہونے والی غیر جانبدار ملکوں کی سربراہ کانفرنسیں بہت اہم تھیں جن میں ایشیائی افریقی ملکوں کے مسائل پر تفصیلی غور کیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ان میں عرب ملکوں کے خلاف اسرائیلی جارحیت پر بھی غور کیا گیا تھا۔ سوویت صدر پودگورنی اور وزیراعظم مسٹر کوسیگن نے الجزیرہ کانفرنس کے انعقاد پر جو پیغام شریک ملکوں کو بھیجا تھا وہ بہت اہم تھا۔ اس میں کہا گیا تھا کہ "ہم یہ بات ہمیشہ محسوس کرتے اور یاد رکھتے ہیں کہ ایشیا افریقہ اور لاطینی امریکہ کے ملکوں کے عوام سوشلسٹ ملکوں کے عوام کے ساتھ مل کر دنیا بھر میں قومی آزادی ترقی اور امن کی فوج کا اہم حصہ تشکیل کرتے ہیں۔ ہم آئندہ بھی اس راہ پر مل جل کر آگے بڑھتے رہیں گے۔

یہ حقیقت دن بہ دن واضح اور روشن ہوتی

جا رہی ہے کہ غیر جانبداری اور پُرامن بقائے باہمی کی بڑھتی ہوئی تحریک میں بنڈونگ کانفرنس کے اصولوں کی بازگشت بار بار سنائی دیتی رہی ہے، اب جبکہ اس تاریخ ساز افریشیائی کانفرنس کی بیس سالہ سالگرہ منائی گئی ہے یہ بات اور بھی اچھی طرح سے محسوس ہو رہی ہے کہ عالمی کشیدگی اور سرد جنگ میں نمایاں کمی ہو رہی ہے۔ سامراجی لشکرکشی اور ترقی پذیر نوآزاد ملکوں کو دبانے اور انہیں آپس میں لڑانے کی پالیسی کو شکست ہو چکی ہے۔ اس جذبے کے ساتھ گزشتہ دنوں ماسکو میں بنڈونگ کانفرنس کی بیسویں سالگرہ کی تقریب ہوئی تھی۔ اب اس کانفرنس کو ترقی پذیر اور غیر جانبدار ملکوں میں نسل پرستانہ اور نوآبادیاتی پالیسیوں کے خلاف عوامی جدوجہد کی علامت سمجھا جاتا ہے یہ جذبہ اور تحریک افریشیائی ممالک کی سلامتی، سامراجی بلاکوں سے ان کی نجات اور سرد جنگ کے خاتمے کی ضمانت بن رہی ہے اس کے تحت غیر جانبدار ملک آپس میں سودمند تعاون اور پُرامن ترقی پر توجہ دے سکتے ہیں اس لیے سوشلسٹ ممالک ہر موقع پر اس تحریک کی پُرزور حمایت کرتے ہیں۔ بنڈونگ کانفرنس میں منظور کردہ دس نکاتی اعلان پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس دستاویز کی رُوح پُرامن بقائے باہمی کے تقاضوں کے مطابق ہے۔ اس طرح افریشیائی ممالک غیر جانبداری کی راہ پر چل کر اور بیرونی مداخلت سے آزاد رہ کر برابری، داخلی امور میں عدم مداخلت، عدم جارحیت۔ ایک دوسرے کی علاقائی سالمیت کے احترام اور آزادی اور خودمختاری کے احترام کے اصولوں پر عمل کر سکتے ہیں۔

بنڈونگ جذبے اور تحریک غیر جانبداری کے تحت کئی اجتماعات ہوئے ہیں جن میں غیر جانبدار اور نوآزاد ملکوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ پہلے ۱۹۶۱ء میں بلغراد میں اور پھر اس کے بعد ۱۹۶۴ء میں قاہرہ میں۔ پھر ۱۹۷۵ء میں کوماسا میں اور آخر میں الجزائر کے دارالحکومت الجزیرہ اور کیوبا کے دارالحکومت ہوانا میں یہ اجتماعات ہوئے ہیں۔ ان میں شریک ملکوں کی تعداد برابر بڑھتی رہی ہے۔ الجزیرہ کے اجلاس میں جو ۱۹۷۳ء میں ہوا تھا ۷۶ ملکوں نے شرکت کی۔ یہ بات غیر جانبداری کی تحریک کی مقبولیت میں اضافے کا ثبوت ہے۔

ان تمام باتوں کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سامراج کی فطرت تبدیل ہو چکی ہے۔ اب بھی اسلحہ کی دوڑ، بین الاقوامی کشیدگی اور سرد جنگ کے جھگڑے چلتے ہیں۔ گزشتہ ۲۵ سال کے عرصے میں صرف ایشیائی خطے میں سامراج کی شہہ اور کوششوں سے ۷۴ مسلّح تصادم ہوتے ہیں۔ ویت نام اور کمبوڈیا میں حال ہی میں جنگ ختم ہوئی ہے۔ مشرق وسطیٰ میں صورتِ حال اب بھی کشیدہ ہے جہاں اکتوبر ۱۹۷۳ء میں عرب اسرائیل جنگ ہو چکی ہے۔ فلسطینی عوام کے حقوق ابھی تک پامال ہیں۔ یہ سب مثالیں پُرامن بقائے باہمی، منصفانہ امن اور غیر جانبداری کی ضرورت کو آج بھی درست ثابت کرتی ہیں۔

بقیہ ذوالنورین رض

تھے کہ دیکھو عثمان کو قتل نہ کرنا ورنہ پھر تمہاری تلوار قیامت تک آپس میں چلتی رہے گی جب کوئی قوم نبی کو قتل کرتی ہے تو اس کے بدلے ستر ہزار آدمی قتل کیے جاتے ہیں، اور خلیفہ نبی کو قتل کرتی ہے تو پینتیس ہزار آدمی قتل ہوتے ہیں، اور شہادت کے بعد فرمایا کہ لوگوں نے اپنے اوپر فتنہ کا دروازہ کھول لیا جو اب قیامت تک بند نہ ہو گا۔

حضرت ابوذر غفاری رض فرماتے تھے کہ اگر عثمان مجھے سر کے بل چلنے کا حکم دیتے تو میں سر کے بل چلتا۔

حضرت زید بن ثابت رض حضرت عثمان رض کی شہادت کے دن بہت روئے۔

حضرت ابوہریرہ رض حضرت عثمان کی شہادت پر بہت غمگین تھے، فرماتے تھے کہ لوگوں کو تو صرف ایک غم حضرت عثمان رض کا ہے، اور مجھے دو غم ہیں۔ ایک زنبیل چھواروں سے بھری ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دی تھی اور برکت کی دعا فرمائی تھی۔ وہ زنبیل ہر وقت میری کمر میں رہتی تھی۔ نہ معلوم کتنے چھوارے اس میں سے نکال نکال کر میں نے کھائے اور سیروں چھوارے اس میں سے نکال نکال کر میں نے اللہ کی راہ میں خیرات کیے۔ حضرت عثمان رض کے شہید ہوتے ہی وہ زنبیل میری کمر سے غائب ہو گئی (معلوم ہوا کہ حضرت عثمان رض کی شہادت سے برکاتِ نبوت اٹھا لی گئیں)۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رض فرماتے تھے کہ اگر سب لوگ حضرت عثمان رض کے قتل پر متفق ہو گئے ہوتے تو یقیناً آسمان سے پتھر برستے

حضرت ثمامہ بن عدیؓ جو حضرت عثمان رض کی طرف سے صنعاء کے حاکم تھے جب ان کو حضرت عثمان کی شہادت کی خبر ملی تو انہوں نے خطبہ پڑھا اور بہت روئے، پھر فرمایا کہ اب خلافت نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے جاتی رہی۔

بکثرت احادیثِ نبویہ میں یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ خلافت کا سب سے اعلیٰ درجہ حضرت عثمان پر ختم ہو جائے گا۔ خلافت کے اس اعلیٰ مرتبہ کو شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے خلافتِ خاصہ کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے واقعی ایسا ہی ظہور میں آیا۔ حضرت عثمان رض کے بعد حضرت علی رض خلیفہ ہوئے۔ باوجود یہ کہ خلافت خاصہ کے تمام اوصاف و شرائط ان میں موجود تھے، مگر سب مسلمانوں کا اتفاق ان پر نہ ہوا، ایک بڑی جماعت مسلمانوں کی ان کی خلافت کی مخالف رہی، اور حضرت معاویہؓ کی خلافت پر گو تمام مسلمانوں کا اتفاق ہو گیا۔ مگر ان میں وہ اوصاف و شرائط نہ پائے جاتے تھے۔ جو خلافتِ خاصہ کے لیے ضروری ہیں۔ بہرحال خلافت خاصہ ختم ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا عبدالشکور لکھنویؒ

ذوالنورین

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت فاروقِ اعظم جب اس دنیا سے رخصت ہونے لگے تو لوگوں نے درخواست کی کہ آپ کسی کو اپنی جانشینی کے لیے نامزد کر دیجیے۔ آپ نے فرمایا یہ چھ شخص ہیں، عثمانؓ، طلحہ، علی، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاصؓ۔ ان سے زیادہ کوئی مستحقِ خلافت نہیں۔ ان میں سے کسی کو منتخب کر لینا۔ مگر تین دن سے زیادہ انتخاب میں دیر نہ کرنا۔ چنانچہ حضرت فاروقِ اعظمؓ کے دفن کرنے کے بعد یہ چھ حضرات جمع ہوئے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ چھ میں سے تین کو سب اختیارات دے دیئے جائیں۔ حضرت زبیرؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنا اختیار علی کو دیا۔ حضرت طلحہؓ نے کہا، میں نے عثمان کو دیا۔ حضرت سعدؓ نے کہا، میں نے اپنا اختیار عبدالرحمٰن کو دیا۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے کہا کہ اچھا اب عثمانؓ اور علیؓ میں سے جو اپنی خلافت نہ چاہتا ہو انتخاب کا اختیار اسی کو دیا جائے۔ یہ سن کر عثمانؓ اور علیؓ دونوں خاموش رہے تو حضرت عبدالرحمٰن نے کہا اچھا، میں اپنے لیے خلافت نہیں چاہتا لہٰذا میرے سپرد کر دیجئے۔ میں آپ دونوں میں سے جو افضل ہوگا اس کو انتخاب کروں گا۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن کو یہ اختیار دیا گیا اور ان کو تین دن کی مہلت دی گئی۔ حج کا موسم تھا۔ لوگ حج سے فارغ ہو ہو کر مدینہ منورہ آئے ہوئے تھے۔ لہٰذا علاوہ مدینہ کے دوسرے مقامات کے مسلمانوں کا اجتماع بھی اس وقت بہت زیادہ تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن نے خفیہ طور پر ہر ہر مسلمان کی رائے لی، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے دو شخص بھی ایسے نہ ملے جو حضرت علیؓ کو حضرت عثمان پر ترجیح دیتے ہوں۔ لہٰذا بغیر کسی نزاع و اختلاف کے حضرت عثمانؓ کا انتخاب ہو گیا۔ اور سب نے ان کے دستِ مبارک پر بیعت کر لی۔

بارہ دن کم بارہ سال آپ نے خلافت کے فرائض انجام دیئے۔ اسلامی فتوحات کا سلسلہ بھی آپ کے عہدِ مبارک میں قائم رہا اور مسلمانوں کی دینی و دنیوی ترقیاں یوماً فیوماً بڑھتی رہیں۔

آپ کے عہد کی فتوحات

آپ کے عہدِ خلافت میں دو قسم کی فتوحات حاصل ہوئیں۔

اوّل وہ کہ بعض وہ ممالک جو حضرت فاروق رضؓ کے زمانے میں مفتوح ہو چکے تھے اور ان کے بعد باغی ہو گئے۔ حضرت عثمانؓ کے زمانے میں دوبارہ وہ ممالک پھر فتح کئے گئے۔

دوم وہ کہ جدید ممالک میں جہاد ہوئے اور وہ مقامات مسلمانوں کے قبضے میں آئے۔

یہاں ان دونوں قسموں کی فتوحات کا مختصر تذکرہ بطورِ نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔

قسم اوّل ہمدان کے لوگ باغی ہوئے، حضرت مغیرہ بن شعبہ کے ہاتھ پر دوبارہ یہ ملک فتح ہوا۔ رے کے لوگوں نے بھی علمِ بغاوت بلند کیا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اور براء بن عاذب رضؓ کے ذریعہ سے از سرِ نو اس پر اسلام کا قبضہ ہوا۔ اسکندریہ میں بغاوت کی آگ بھڑکی۔ حضرت عمر بن عاص رضؓ کی کوشش سے پھر یہ مقام فتح ہوا۔ آذربائیجان کے لوگوں نے بھی غدر کیا۔ حضرت ولید بن عقبہ کی کوششوں سے پھر مسلمانوں کا تسلط ہوا۔

قسم دوم ۱۔ افریقہ کی وہ جنگِ عظیم جو اسلامی تاریخ میں حرب العبادلہ کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت عثمان رضؓ نے افریقہ کے فتح کرنے کے لیے عبداللہ بن سعد کو مصر کی حکومت عطا فرمائی اور ان سے فرمایا کہ افریقہ میں جس قدر مالِ غنیمت ہوگا اس کا پچیسواں حصہ تم کو دیا جائے گا۔ اس زمانہ میں افریقہ کا حاکم قیصرِ روم کی طرف سے جرجیر نامی ایک شخص تھا۔ طرابلس سے لیکر طنجہ تک اس کی حکومت تھی اور بڑا متکبر و مغرور تھا۔ اس نے مسلمانوں سے لڑنے کے لیے ایک لاکھ بیس ہزار سوار فراہم کئے۔ ادھر حضرت عثمان نے بھی ایک بڑی فوج مرتب کر کے روانہ فرمائی جس میں اکابر صحابہ مثل عبداللہ بن عباسؓ اور عبداللہ بن عمرؓ تھے۔ عبداللہ بن سعد نے مصر سے ایک بڑی فوج فراہم کی۔ یہ سب اسلامی

فوجیں بہ ہیئت اجتماعیہ افریقہ میں پہنچیں اور معرکۂ کارزار گرم ہوا۔ یرموک اور قادسیہ کی لڑائی کے بعد اس لڑائی کا نام رکھا گیا۔ چالیس دن تک لڑائی جاری رہی۔ روزانہ صبح سے دوپہر تک لڑائی رہتی تھی۔ اس کے بعد دونوں فوجیں خستہ ہو ہو کر اپنے خیموں میں آرام کرتی تھیں۔ چند روز بعد حضرت عثمانؓ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضہ کو تازہ دم فوج دے کر کمک کے لیے روانہ فرمایا اور تاکید فرمائی کہ جلد سے جلد پہنچ کر اپنے بھائیوں کی مدد کرو۔ جس وقت یہ تازہ فوج افریقہ پہنچی، مسلمانوں کی خوشی کا کیا پوچھنا سب نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضہ نے دیکھا کہ عبداللہ بن سعد جو اس فوج کے سردار تھے کچھ خائف ہیں وجہ یہ معلوم ہوئی کہ جرجیر نے اپنی فوج میں یہ اعلان کر دیا ہے کہ جو شخص عبداللہ بن سعد کا سر لائے گا اس کو ایک لاکھ اشرفیاں دی جائیں گی، اور جرجیر کی لڑکی اس کے حوالے کی جائے گی۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اس حصۂ فوج کو جو اب تک آرام کر رہا تھا میدانِ جنگ میں آنے کا حکم دیا چنانچہ اس فوج نے میدان میں پہنچ کر ان ملعونوں کو آرام بھی نہ کرنے دیا۔ وہ لڑائی ہوئی کہ کافروں کے حوصلے پست ہو گئے اور جرجیر خود حضرت عبداللہ بن زبیر رضہ کے ہاتھوں قتل ہوا اور اس کی فوج میں ہزیمت شروع ہوئی، بیشمار کافر تہِ تیغ ہوئے۔ اس قدر مالِ غنیمت حاصل ہوا کہ خمس جدا کرنے کے بعد فی سوار تین ہزار اشرفیاں اور فی پیادہ ایک ہزار اشرفیاں تقسیم ہوئیں۔ اور حسبِ اعلان ایک لاکھ اشرفیاں اور جرجیر کی لڑکی حضرت عبداللہ کو ملی۔ اس لڑائی کو حرب العبادلہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ سردار فوج عبداللہ بن سعد اور میمنہ لشکر پہ عبداللہ ابن عمر اور میسرہ پر عبداللہ بن زبیر رضہ اور مقدمہ لشکر پر عبداللہ بن عباس رضہ،

فتح افریقہ کے بعد اسلامی فوجیں بجانب مغرب بڑھیں۔ وہاں بھی جنگ عظیم پیش آئی۔ بالآخر طرابلس اور اندلس اور مغرب کے تمام شہر مسلمانوں کے قبضے میں آئے۔ اور دینِ پاک کا جاہ جلال مغرب میں چمکنے لگا۔

۲۔ بحری لڑائیاں جن سے اب تک مسلمان ناواقف تھے اور دونوں خلیفہ کے وقت میں کوئی بحری جنگ نہ ہوئی تھی، بالکل نیا کام تھا۔

حضرت فاروقِ اعظم نے قیصر روم کی شوکت کو پامال کر دیا۔ مگر پھر کچھ وجود قیصرِ روم کا باقی تھا اور ساحلی مقامات پر اس کی حکومت قائم تھی۔ سب سے پہلے بحری لڑائی کا خیال حضرت معاویہ رضہ کے دل میں پیدا ہوا اور انھوں نے حضرت عثمانؓ سے عرض کیا آپ نے انہیں اجازت دے دی اور ایک بڑی فوج ان کی ماتحتی میں دے کر جزیرۂ قبرص کی طرف روانہ کیا۔

اسلامی فوجیں جہازوں میں سوار ہو کر سمندر میں روانہ ہوئیں اور رومیوں سے پچاس لڑائیاں ہوئیں اور تمام وہ جزائر مسلمانوں کے قبضہ میں آئے۔ قیصر روم کا نام و نشان مٹ گیا۔ عیسائیت کا جسم بے جان خاک ہو گیا۔ اور اسلام کی روح پاک نے ان مردہ زمینوں میں جان ڈالی۔

یہ بحری لڑائیاں وہ تھیں جن کی پیشگوئیاں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی فرما چکے تھے۔ ان لڑائیوں سے اپنی رضا مندی کا اظہار بھی فرما چکے تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز دوپہر کے وقت ام حرامؓ کے گھر میں قیلولہ فرما رہے تھے۔ یکایک آپ مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ ام حرامؓ نے مسکرانے کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس وقت میں نے اپنی امت کے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ سمندر میں جہازوں پر بڑی شان و شوکت کے ساتھ چلے جا رہے ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا بادشاہ تختوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ اس جماعت کے لیے جنت واجب ہے۔ ام حرام نے عرض کیا یا رسول! دعا کیجئے کہ میں بھی اس جماعت میں ہو جاؤں۔ آپ نے ان کے لیے دعا کی اور فرمایا کہ تم اس جماعت میں ہو گی چنانچہ ام حرام اپنے شوہر کے ساتھ اس فوج میں گئیں اور واپسی کے وقت گھوڑے سے گر گئیں۔ جزیرہ قبرص میں دفن ہوئیں۔ یہ بحری لڑائیاں ان پیشگوئیوں اور بشارتوں کی وجہ سے حضرت معاویہ رضہ کے عمدہ فضائل میں شمار کی گئیں۔

۳۔ ملک ایران کے بھی بعض حصے فتح ہونے سے رہ گئے تھے۔ مثل خراسان، جوئین، بیہق، فیروز آباد، شیراز، طوس، نیشاپور اور ہرات وغیرہ کے یہ تمام مقامات حضرت عثمان کے عہدِ خلافت میں فتح ہوئے۔

۴۔ قیصر روم بھی آپ ہی کے عہدِ خلافت میں مارا گیا اور یزدگرد بھی آپ ہی کے عہدِ مبارک میں فی النار ہوا۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت

آپ کی شہادت بلحاظ اپنی مظلومیت اور مصیبت کے اور بلحاظ نتائج و فتن کے جو اس شہادت سے پیش آئے۔ اس امت میں سب سے پہلی اور بے نظیر شہادت ہے، مسلمان باہم متحد و متفق تھے۔ اور سب کی متفقہ قوت کفر اور شعائرِ کفر کے فنا کرنے میں صرف ہو رہی تھی اور برکاتِ نبوت ان میں موجود تھیں۔ مگر حضرت عثمانؓ کا شہید ہونا تھا کہ وہ تمام برکات ان سے لے لی گئیں اور باہم اختلاف ہوا اور وہی تلوار جو کافروں کے قتل کے لیے تھی آپس میں چلنے لگی اس وقت سے آج تک پھر اگلا سا اتحاد و اتفاق مسلمانوں کو نصیب نہ ہوا اور نہ

بروز اختلاف وافتراق کا دائرہ وسیع ہوتا گیا۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے نتائج رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی بیان فرما دیئے تھے۔ جن احادیث میں یہ پیشین گوئیاں وہ تواتر معنوی کی حد کو پہنچ گئی ہیں۔ جن میں سے چند روایات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ عشرہ بشرہ والی حدیث جو صحیح بخاریؒ مسلم اور حدیث کی دوسری کتابوں میں بھی ہے اس حدیث میں ہے کہ جب حضرت عثمان کی باری آئی تو آپ نے فرمایا ان کو خوشخبری جنت کی سناؤ۔ اس مصیبت پر جو ان کو پہنچے گی۔

۲۔ حضرت ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر فرمایا اور حضرت عثمان رضؓ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ اس فتنہ میں ظلماً قتل کیا جائے گا۔ (ترمذی)

۳۔ حضرت عائشہ رضؓ سے روائت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عثمان رضؓ اللہ تم کو ایک قمیص پہنائے گا، اگر لوگ اس کو اتارنا چاہیں تو تم نہ اتارنا۔

۴۔ حضرت کعب بن حجرہ رضؓ سے روائت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کر کے ایک نقاب پوش آدمی کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس دن ہدایت پر ہوگا، میں نے دیکھا تو وہ حضرت عثمان رضؓ تھے، میں ان کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لے گیا کہ آپؐ نے انہیں کے متعلق فرمایا ہے آپ نے فرمایا ہاں۔ (ابنِ ماجہ)

۵۔ حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ قیامت نہ قائم ہوگی، یہاں تک کہ تم اپنے امام کو قتل کروگے، اور آپس میں خونریزی کروگے۔ اور دنیا کے وارث بدترین لوگ رہ جائیں گے۔ (ترمذی)۔

۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روائت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی چکی پنتیس سال کے بعد اپنی جگہ سے ہٹ جائے گی۔ حضرت عثمان رضؓ کی شہادت ٹھیک ۳۵ھ میں ہوئی۔

۷۔ حضرت انس رضؓ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی تلوار میان میں رہے گی، جب تک کہ عثمان زندہ ہیں، اور جس وقت عثمان شہید کر دیئے جائیں گے، وہ تلوار میان سے نکال لی جائے گی، اور پھر قیامت تک میان میں نہ کی جائے گی۔

حضرت عثمانؓ کے متعلق

صحابہ کرام کے بعض اقوال

حضرت علی مرتضیٰؓ ۔ قیس بن عبادہؓ کہتے ہیں کہ میں نے جنگ جمل میں حضرت علیؓ کو یہ کہتے سنا کہ اے اللہ! میں تیرے سامنے خونِ عثمان رضؓ سے بیزاری ظاہر کرتا ہوں، جس روز عثمان رضؓ شہید ہوئے تھے مجھے اس قدر غم ہوا کہ میری عقل زائل ہو گئی اور مجھے اپنی زندگی بری معلوم ہوئی۔ لوگ مجھ سے بیعت کرنے آئے تو میں نے کہا کہ میں ان سے حیاء کرتا ہوں کہ ان لوگوں کی بیعت قبول کروں جنہوں نے ایسے شخص کو قتل کیا ہے جس کی شان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس سے فرشتے حیاء کرتے ہیں، اور مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ عثمان شہید کر دیئے گئے اور ان کو دفن سے بھی روکا جاتا ہے۔

محمد بن حاطبؓ کہتے ہیں میں مدینہ آنے لگا تو میں نے حضرت علی رضؓ سے کہا کہ امیرالمومنین ہم سے حضرت عثمان رضؓ کی بابت پوچھیں تو ہم کیا کہیں۔ حضرت علی نے فرمایا تم یہ کہہ دینا کہ اللہ کی قسم عثمانؓ اس آیت کے مصداق تھے۔

یعنی جو لوگ ایمان لائے۔ پھر انہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور نیک کام کئے۔ اور اللہ نیکی کرنیوالوں کے ساتھ محبت کرتا ہے۔

حضرت حسن بن علی رضؓ ایک روز حضرت امام حسنؓ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو آج شب میں نے ایک عجیب خواب دیکھا، میں نے حق تعالیٰ کو دیکھا کہ عرش کے اوپر جلوہ فرما ہیں، پھر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور عرش کے ایک پائے کے پاس کھڑے ہو گئے، پھر ابوبکر صدیقؓ آئے اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے، پھر حضرت عمرؓ آئے اور وہ حضرت ابوبکرؓ کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے۔ پھر حضرت عثمان آئے، ان کے ہاتھ میں ان کا سر تھا، اور انھوں نے آکر کہا کہ اے پروردگار اپنے بندوں سے پوچھ کہ مجھ کو کس جرم میں قتل کیا ہے۔ ان کے یہ کہتے ہی دو پرنالے خون کے زمین پر بہا دیئے گئے، کسی نے حضرت علیؓ سے کہا کہ امام حسن ایسا بیان فرماتے ہیں، انہوں نے فرمایا جو کچھ انہوں نے دیکھا ہے وہ فرماتے ہیں۔

حضرت سعید بن زیدؓ فرماتے تھے کہ اے لوگو! تم نے جو ظلم عثمان رضؓ پر کیا اگر اس کی وجہ سے احد پہاڑ ہٹ جاتا تو حق بجانب تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے تھے کہ لوگ اگر عثمان کو شہید کر دیں گے تو پھر ان کا بدل نہ پائیں گے۔

حضرت حذیفہ رضؓ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ یہ مصری لوگ حضرت عثمان رضؓ پر بغاوت کر کے آئے ہیں۔ کیا کریں گے، حضرت حذیفہؓ نے کہا کہ قتل کر دیں گے مگر جنت میں جائیں گے۔ اور ان کے قاتل دوزخ میں جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضؓ فرمایا کرتے

باقی ص۱۸ پر

تلخ و شیریں

امجد علی شاکر بی۔ اے بھیروی

مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زباں میں!

ڈیرہ نواب میں قانون کے دو محافظوں میں مار کٹائی (ایک خبر)

مار کٹائی قانون کی تقسیم جھگڑے میں ہوئی ہو گی۔

مکان سے جبراً بے دخل کرنے والے افراد کے خلاف کارروائی کی جائے۔ (ایک مطالبہ)

سات کروڑ عوام کو ملک سے جبراً بے دخل کرنے والوں کے خلاف کارروائی تو ہوئی نہیں مکان سے بے دخل کرنے والوں کے خلاف کارروائی کیونکر ہو گی۔

نوجوان عسکری تربیت حاصل کر کے قرنِ اولیٰ کے مجاہدین کا کردار اپنائیں۔

(ایک پولیس افسر کی تلقین)

کیا جس طرح نصیحت کرنے والوں نے اپنایا ہوا ہے؟ تو میرے خیال میں ان کا کردار قرنِ اولیٰ کے مجاہدین کی بجائے ان کے مخالفین کے کردار سے زیادہ قریب ہے۔

وزیرِ اعظم بھٹو نے مقتول کے والد کی درخواست پر جوان سال لڑکے کے قتل کا سراغ لگانے کے احکام جاری کر دیئے۔ (ایک خبر)

مگر جوان ملک کے قتل کا سراغ لگانے کا جو حکم بھٹو صاحب نے دیا تھا اس کا تو کچھ بنا نہیں اب خدا جانے نوجوان کے قتل کا کیا سراغ نکلے گا۔

اسلام اور پاکستان کے خلاف ہر سازش کو ناکام بنا دیا جائے گا۔ (ایک بیان)

کیا بیانوں سے یا سازشوں سے۔

پولیس حکام کو عوام سے قریبی رابطہ رکھنے کی ہدایات جاری کر دی گئیں۔ (ایک خبر)

پولیس کا تو پہلے ہی عوام سے قریبی رابطہ ہے اگر نہ ہو تو رشوت کہاں سے حاصل کریں۔

گنّے کے کاشتکاروں کو چینی کا کوٹہ لے جانے کا مشورہ (ایک خبر)

کیا وہ اس کوٹے سے ڈپو کھولیں گے۔ یا اسے بلیک میں فروخت کریں گے۔

طلبہ مشکلات کو خاطر میں نہ لائیں۔

(ایک لیڈر کی نصیحت)

اور کیا آپ کو خاطر میں لائیں؟

سندھ میں اداکار کے داخلے پر پابندی

اداکاری اچھی نہ کرتا ہو گا۔ ویسے اگر یہ نقص ہے تو ہمارا مشورہ ہے کہ محترم بھٹو صاحب سے اچھی اداکاری سیکھی جا سکتی ہے۔

صوبہ سرحد میں امن و امان کی صورتِ حال تسلّی بخش ہے۔ (ایک بیان)

اسی لیے تو صرف دفعہ ۱۴۴ ہی نافذ ہے اگر تسلّی بخش نہ ہوتی تو فوج نافذ ہوتی۔

چوک لکشمی کے پٹرول پمپ پر ڈاکہ۔

(ایک خبر)

ڈاکوؤں کے پاس پٹرول کے لیے پیسے نہ ہوں گے۔

پاکستان نے اقتصادی مشکلات پر قابو پا لیا ہے۔ (ایک خبر)

اس لیے تو اقتصادی میدان میں مہنگائی کی دوڑ میں کوئی رکاوٹ یا مشکل حائل نہیں ہوتی۔

کاشتکاروں کو پندرہ کروڑ کے قرضے اور ۵ ہزار ٹریکٹر فراہم کئے جائیں گے۔

(ایک بیان)

تو کیا پیپلز پارٹی کے عوامیوں کا نام اب کاشتکار رکھا جائے گا۔

گزشتہ حکومتوں نے جان بوجھ کر پسماندہ علاقوں کو نظر انداز کر دیا۔ (وزیرِ اعلیٰ سرحد)

تو کیا اب آپ بے جانے بوجھے پسماندہ علاقوں کو نظر انداز کریں گے۔

زراعت کے جدید طریقے اختیار کر کے ملک کی خوشحالی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ (ایک بیان)

جس طرح بدمعاشی کے جدید طریقے اختیار کر کے غنڈہ گردی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

کشمیریوں کو قائدِ عوام پر مکمل اعتماد ہے۔

(ایک بیان)

اگر نہیں تو پھر فوج بھیج کر کرا لیا جائیگا۔

غنڈہ گردی کے خلاف مہم کامیاب بنانے کیلئے انتظامیہ پر ہر قسم کا دباؤ ختم کیا جائے۔

(ایک مضمون کا عنوان)

غنڈہ گردی تو ختم ہو گی نہیں، اگر ختم ہو جائے حکومت حزبِ اختلاف کو کیونکر اور کیسے دبائے گی اور انتظامیہ اپنا خرچ کیسے چلائے گی۔

سابق صوبائی وزیر انور سماں کو گجرات میں گرفتار کر لیا گیا۔

(ایک خبر)

جوں جوں وزیر سابق ہوتے جائیں گے گرفتار ہوتے رہینگے پتہ نہیں سبھی بدمعاشوں کو وزیر بنا دیا گیا ہے جو وزارت کا چولہ پہن کر ہی شریف رہے اور وزارت کے بعد بدمعاشی میں پکڑے گئے۔

سید مطلوب علی زیدی

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا ایک اہم خط

جو انہوں نے گورنروں کے نام لکھا

اما بعد! کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی قوم میں کوئی بڑائی ظاہر ہو اور اس قسم کے نیک لوگ اس پر روک ٹوک نہ کریں پھر اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو کسی عذاب میں نہ پکڑا ہو یہ عذاب کبھی براہ راست اللہ کی جانب سے آتا ہے اور کبھی اس کے بندوں کے ہاتھوں ظہور پذیر ہوتا ہے اور لوگ اللہ کی گرفت اور سزا سے اسی وقت تک محفوظ رہتے ہیں جب تک کہ اہل باطل کو دبا کر رکھا جائے اور گناہ علانیہ نہ ہونے پائیں لوگوں میں یہ صلاحیت ہو کہ جونہی کسی سے ارتکاب حرام کا ظہور ہو فوراً اس سے انتقام لیں لیکن جب محارم کا ارتکاب کھلے بندوں ہونے لگے اور معاشرے کے نیک اور صالح افراد بھی روک ٹوک کرنے میں تساہل کریں تو آسمان سے زمین پر عذابوں کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ گنہگاروں پر بھی اور تساہل پسند دینداروں پر بھی اور اسی وقت توقع رکھنی چاہیے کہ یہ مداہن دیندار بھی ان ہی کے ساتھ ہلاک ہو کر رہیں گے۔ اگرچہ وہ گنہگاروں کے خلاف تھے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اپنی نازل کردہ کتاب میں جہاں ایسے عذاب کا ذکر فرمایا وہاں میں نے یہ نہیں سُنا کہ ایک کو ہلاک کر دیا ہو اور ایک کو بچا لیا ہو بجز ان لوگوں کے جو برائی سے روکتے تھے اگر بالفرض اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو نہ تو آسمانی عذاب سے پکڑے نہ بندوں کے ہاتھوں کوئی عذاب نازل کرے تب بھی یہ تو ضرور ہوگا کہ اللہ تعالےٰ ان محارم میں مبتلا لوگوں پر خوف و ہراس اور ذلّت و نکبت مسلط کر دے گا۔ بسا اوقات وہ ایک فاجر سے دوسرے فاجر کے ذریعہ اور ایک ظالم سے دوسرے ظالم کے ذریعہ انتقام لیتا ہے پھر دونوں فریق اپنے اعمال بد کے ساتھ جہنم رسید ہو جاتے ہیں اللہ کی پناہ کہ ہم ظالم اور ظالموں سے مداہنت برتنے والے بنیں۔ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تمہارے ہاں بدکاری عام ہو رہی ہے اور فاسق و بدکار شہروں میں مامون اور بے خوف ہیں اعلانیہ محارم کا ارتکاب کرتے ہیں یہ بات اللہ تعالےٰ کو نہایت ناپسند ہے اور وہ اس پہ چشم پوشی کو برداشت نہیں کرتے یہ چیز ان لوگوں میں ظاہر نہیں ہوتی تھی جنہیں اللہ کا ادب و احترام تھا اور وہ اس کی غیرت سے ترساں و لرزاں تھے۔ وہ اہل فجر اسے معزز بھی تھے اور تعداد میں زیادہ بھی یہ تمہارے سلف کا راستہ نہیں نہ اس کے ذریعہ اللہ کی نعمت تم پہ پوری ہوئی بلکہ تمہارے سلف کافروں پر سخت اور باہم شفیق تھے۔ مومنوں کے سامنے پست اور کافروں پہ غالب تھے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے تھے اور کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے تھے۔

بخدا! جہاد فی سبیل اللہ ہی کا ایک شعبہ اہل محارم پر ہاتھ اور زبان سے سختی کرنا اور ان کی خاطر مشقتیں برداشت کرنا بھی ہے خواہ وہ باپ بیٹے ہوں یا قبیلے اور برادری کے لوگ اللہ کا راستہ اس کی فرمانبرداری ہے مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ بہت سے لوگ ملامت کے اندیشہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں سستی کرتے ہیں تاکہ لوگ انہیں خوش اخلاق بے تکلف اور اپنی فکر کرنے والا سمجھیں۔ مگر یہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک خوش اخلاق نہیں بد اخلاق ہیں اور انہوں نے اپنی فکر نہیں کی بلکہ اپنے آپ سے پشت پھیر لی ہے اور یہ تکلف سے بڑھی نہیں بلکہ اس میں بری طرح گر چکے ہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے حکم سے جو حالت ان کے لیے تجویز کی تھی اسے چھوڑ کر انہوں نے دوسری روش اختیار کر لی ہے

ہاں بہت سے لوگوں کی زبان پہ ایک آیت بار بار آتی ہے جسے وہ بے محل پڑھتے ہیں اور اس کی غلط تاویل کرتے ہیں۔ یعنی حق تعالےٰ کا ارشاد۔

یاایھا الذین اٰمَنُوا عَلَیکُمْ انفسکُمْ
لا یَضُرُّکم من ضَلَّ اِذَا اھتدیتم

اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو جب تم راہ پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ رہے تو اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں۔

بلاشبہ حق تعالےٰ کا ارشاد حق ہے کہ کسی گمراہ کی گمراہی ہمارے لیے مضر نہیں جبکہ ہم ہدایت پر ہوں نہ کسی کی ہدایت ہمارے لیے مفید ہے جبکہ خدانخواستہ ہم گمراہ ہوں، کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، مگر جو چیز خود ہماری ذات پر اور ان لوگوں پر لازم ہے اس میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم بھی تو شامل ہے یعنی جب کچھ لوگ حرام کا ارتکاب کریں تو خواہ وہ کوئی سے ہوں اور کہیں رہتے ہوں مگر لازم ہے کہ ان سے انتقام لیا جائے جو لوگ

یہ کہتے ہیں کہ ہمارے لیے اپنا شغل کافی ہے اور یہ کہ ہمیں لوگوں سے کیا پڑی اگر سب اہل طاعت اسی نظریے پر چل پڑے تو نہ اللہ کی کسی طاعت پر عمل ہوگا اور نہ کسی معصیت سے بچاؤ کی صورت ہوگی۔ نتیجہ یہ کہ باطل پرست حق پرستوں پر غالب آجائیں گے اور یہ دنیا انسانوں کی نہیں بلکہ چوپاؤں کی ہوجائے گی بلکہ ان سے بدتر اور گم کردہ راہ۔

اس لیے فاسقوں پر تسلط رکھو خواہ تمہاری اور ان کی حیثیت کیسی بھی ہو اپنی سچائی سے ان کے باطل کو اور اپنی بینائی سے ان کے اندھے پن کو دفع کرو کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فاجر اور بدکاروں کے مقابلے میں نیکوکاروں کو کھلا غلبہ دیا اور ان کا دبدبہ رکھا ہے خواہ یہ نہ حاکم ہوں نہ رئیس اور جو شخص اپنے ہاتھ اور اپنی زبان سے برائی کو روکنے سے عاجز ہو اسے امام خلیفہ سے کہنا چاہیے کیونکہ یہ بھی نیکی اور تقوی میں تعاون کی ایک صورت ہے اللہ تعالےٰ اہل معصیت کے بارے میں فرماتے ہیں

اَفَاَمِنَ الَّذِیْنَ مَکَرُوا السَّیِّاٰتِ
ان یخسف اللہ بھم الارض او
یأتیھم العذاب من حیث لا
یشعرون او یأخذھم فی تقلبھم
فما ھم بمعجزین

جو لوگ بڑی بڑی تدبیریں کرتے ہیں کیا ایسے لوگ پھر بھی اس بات سے بے فکر ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو زیر زمین دھنسا دے یا ان پر ایسے موقع سے عذاب آپڑے جہاں سے ان کو گمان بھی نہ ہو یا ان کو چلتے پھرتے (کسی آفت میں) پکڑے سو یہ لوگ خدا کو ہرگز نہیں ہرا سکتے

فاجر لوگ باز آجائیں ورنہ اللہ تعالےٰ انہیں باز رکھیں گے چنانچہ ارشاد ہے۔

لنغرینک بھم ثم لا یجاورونک
فیھا الا قلیلاً (الاحزاب)

تو ضرور ہم آپ کو ان پر مسلط کردیں گے پھر یہ لوگ آپ کے پاس مدینے میں بہت ہی کم رہنے پاویں گے ـــــــ

بقیہ اداریہ

کی راہ پر چلتے، لیکن نہیں، ان عظیم رہنماؤں نے ان پشتینی ٹوڈیوں اور آبائی گناہ گاروں کی راہ کو چھوڑ کر امام احمد بن حنبلؒ، امام مالکؒ اور امام ابن تیمیہؒ کی راہ کو منتخب کیا ہے۔ جو پھولوں کی سیج نہیں کانٹوں کی راہ ہے، مشکلات و مصائب کی راہ ہے، رنج و محن اور رسن و دار کی راہ ہے۔

کون نہیں جانتا کہ اپوزیشن کے قائم مقام قائد مولانا مفتی محمود نے وزارت علیا کو محض اصولوں کی خاطر ٹھکرا دیا تھا۔ ولی خان نے صدارت کی پیش کش مسترد کر دی تھی۔

ہماری دعا ہے کہ یہ قومی کنونشن قومی امنگوں کا آئینہ دار ثابت ہو اور اس کنونشن میں شریک ہونے والے زعماء دور رس اور ہمہ گیر نوعیت کے فیصلے کریں، تاکہ ملک آمریت، فسطائیت اور لاقانونیت کی دلدل سے نکل کر جمہوریت و اسلامی نظام کے نفاذ کی راہ پر گامزن ہو۔

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ کے قلم سے

سفرنامہ شیخ الہندؒ
مفصل

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن قدس سرہ، کا سفرنامہ حجاز و مصر، اسارت مالٹا کی ولولہ انگیز روداد، حکومت برطانیہ کے خلاف جہاد آزادی کی ایمان افروز سرگزشت، اسیر مالٹا کے صبر و ثبات اور عزم و استقلال کی زندہ جاوید داستان، شیخ الہندؒ کی انقلاب آفریں شخصیت اور حریت دین و وطن کا مستند تذکرہ، تاریخ آزادی برصغیر کا درخشاں باب، ربانی سیاست و فراست اور عزیمت و استقامت کا عظیم المثال مرقع،

مکتبہ محمودیہ جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور

حضرت مولانا محمد زکریا بنوری
کا
سانحۂ ارتحال

علمی حلقوں میں یہ خبر انتہائی رنج و غم کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ حضرت العلام مولانا محمد یوسف بنوری دامت برکاتہم صدر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے والد مکرم اور بزرگ عالم دین حضرت مولانا سید محمد زکریا بنوریؒ گذشتہ دنوں کراچی میں انتقال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نے علمی و دینی خدمات کے علاوہ تحریک پاکستان میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دی تھیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی، نائب امیر: مولانا محمد شریف و مولانا عبدالکریم، ناظم عمومی: حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ ناظم: مولانا حبیب گل۔ صوبہ پنجاب کے امیر مولانا عبیداللہ انور، صوبہ سندھ کے امیر مولانا محمد شاہ امروٹی، صوبہ سرحد کے امیر مولانا ایوب جان بنوری اور صوبہ بلوچستان کے امیر مولانا محمد خان شیرانی نے مولانا زکریا صاحب کے سانحۂ ارتحال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین خصوصاً حضرت العلام مولانا السید محمد یوسف بنوری مدظلہ کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائیں۔

ادارہ ترجمان اسلام بھی حضرت بنوری کے اس غم میں برابر کا شریک اور مرحوم کی بلندی درجات کے لیے دعاگو ہے۔ (ادارہ)

خط و کتابت کرتے وقت
تاریخ لکھنا
مت بھولیے

شہر شہر سے

ترتیب: قمر ہاشمی

شعبہ نشر واشاعت کا عملی پروگرام

۲۸/ اپریل ۱۹۷۵ء کو ملتان میں مرکزی شعبہ نشر واشاعت کے اجلاس کے موقع پر اکابر نے راقم الحروف کو یہ ذمہ داری سونپی تھی کہ جمعیۃ علماء اسلام کے دستور کے مطابق ملک میں شعبہ نشر و اشاعت کو منظم کرنے کی سعی کروں اور مرکزی ناظم نشر و اشاعت کی حیثیت سے فرائض سرانجام دوں۔ چونکہ اس سے قبل شعبہ نشر و اشاعت کا نظام باقاعدہ موجود نہیں ہے۔ اس لیے اس اہم اور کٹھن کام کے آغاز سے قبل مجھے کافی سوچ بچار اور مشاورت سے کام لینے کی ضرورت تھی۔ چنانچہ متعدد مشاورتی اجلاسوں کے بعد اس سلسلہ میں تجاویز طے کی گئیں شعبہ کی نگران کمیٹی مشتمل بر مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب کلاچی۔ مولانا محمد رمضان میانوالی و مولانا سعید احمد صاحب رائے پوری کا بھی ایک اجلاس ۳۰ مئی کو مرکزی دفتر میں منعقد ہوا جس میں شعبہ کی ترتیب وتنظیم کا خاکہ تجویز کیا گیا۔ ۴/ جون کو راقم الحروف نے اسلام آباد جاکر قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ، سے ان تمام تجاویز پر بات چیت کی اور ہدایات حاصل کیں۔ اس تمام مشاورت اور تجاویز کے نتیجہ میں شعبہ نشر واشاعت کے کام کو عملی طور پر مندرجہ ذیل خطوط پر شروع کیا جارہا ہے:

۱- راقم الحروف یکم جولائی سے ہر اتوار اور جمعرات کو ظہر تا عصر مرکزی دفتر رنگ محل لاہور میں حاضری دیا کرے گا۔

۲- جماعتی لٹریچر کی اشاعت کے لیے تصنیفی کمیٹی کی خدمات سے استفادہ کیا جائے گا۔ ابتدائی مرحلہ حضرت الامیر مولانا محمد عبد اللہ درخواستی مدظلہ، کی تصنیف لطیف "مائۃ اصول"۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کے خدام الدین میں شائع شدہ اہم اداریے اور بیانات۔ نیز ترجمان اسلام کے اہم اداریے کتابچوں کی شکل میں شائع کیے جائیں گے۔

۳- قومی پریس سے بھرپور رابطہ کے لیے روزنامہ اخبارات کے اہم مراکز میں ذیلی شعبے قائم کیے جائیں گے جن کی وساطت سے قائدِ جمعیۃ اور اکابرینِ جمعیۃ کے اہم بیانات اور اعلانات و ہدایات تمام روزنامہ اخبارات کو جاری کی جائیں گی اور ان کی نمایاں اشاعت کے لیے اخبارات سے رابطہ قائم کیا جائے گا۔ ان شعبوں کی تشکیل کے لیے راقم الحروف مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ان مراکز کا دورہ کرے گا۔ انشاء اللہ

یکم جولائی بروز منگل، لائلپور
۸/ جولائی بروز منگل، راولپنڈی
۹ " بروز بدھ، پشاور
۲۲/ " بروز منگل، بہاولپور
۲۳/ جولائی بروز بدھ، ملتان
۹/ اگست بروز ہفتہ، سکھر
۱۰/ اگست بروز اتوار، حیدرآباد
۱۱، ۱۲/ " بروز پیر، منگل، کراچی
۱۳، ۱۴/ اگست بروز بدھ، جمعرات کوئٹہ

ہر صوبہ کے ناظم نشر واشاعت اس صوبہ کے دورہ میں راقم الحروف کے ہمراہ ہوں گے۔

۴- ان حلقوں کی مقامی جمعیتوں کے امراء سے گزارش ہے کہ وہ دورہ کے موقع پر مقامی جمعیۃ کے عہدہ داروں، اس حلقہ کے تمام اضلاع کے نظماء نشر و اشاعت اور تصنیف وتالیف ونشر و اشاعت سے دلچسپی رکھنے والے احباب کے خصوصی اجلاس کا اہتمام فرمائیں۔

۵- تمام صوبوں کے نظماء نشر واشاعت سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے صوبہ کے تمام اضلاع کے نظماءِ نشر واشاعت کے اسماءِ گرامی، پتے اور کوائف یکم جولائی تک مرکزی دفتر بھیج دیں اور جن مقامات پر ناظم نشر واشاعت کا انتخاب عمل میں نہیں لایا گیا وہاں ماہ رواں کے دوران ہی ناظمِ نشر واشاعت کا چناؤ کرائیں۔

۶- جمعیۃ کے تمام بزرگوں، احباب اور کارکنوں سے مخلصانہ و مؤدبانہ گزارش ہے کہ شعبہ نشریات کو ان کی بزرگانہ سرپرستی، مفید مشوروں اور مخلصانہ تعاون کی شدید ضرورت ہے

جمعیۃ علماء اسلام سرحد

پشاور ۲۵ مئی جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے امیر مولانا سید محمد ایوب جان بنوری اور صوبائی ناظم اعلیٰ صاحبزادہ عبدالباری جان نے ضلع سوات کا مختصر دورہ کیا۔ اس دورہ میں وہ سابق وزیر اطلاعات صوبہ سرحد محمد افضل خان کی ہمشیرہ محترمہ کے فاتحہ خوانی کے لیے ان کے گاؤں درشخیلہ گئے۔ اور ان کے بڑے بھائی محمد یعقوب خان و محمد عالم خان سے تعزیت کی۔ نیز صوبائی راہنماؤں نے جمعیۃ علماء اسلام ضلع سوات کے امیر الحاج مولانا عبدالرحمٰن برتانہ کے والد بزرگوار کی وفات پر ان سے ہمدردی اور فاتحہ خوانی کی۔

بعد ازاں ان صوبائی لیڈروں نے جمعیۃ علماء اسلام مینگورہ شہر کے مقامی کارکنوں حاجی عبدالستار، حاجی نور محمد، حاجی سلطان یوسف، حاجی شیر زادہ، مولانا عزیز الرحمٰن وغیرہ سے جماعتی تنظیمی امور پر تبادلہ خیال کیا۔ مینگورہ میں جماعتی رفقاء کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ان صوبائی راہنماؤں نے جماعتی تنظیم کو مؤثر بنانے کے لیے ضلع بھر میں تنظیمیں قائم کرنے کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ ملک میں بڑھتے ہوئے لادینی رجحانات کو روکنے کے لیے سخت محنت کی ضرورت ہے انہوں نے کہا، " پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام ہی وہ واحد جماعت ہے جو اس ملک میں قرآن و سنت کے نظام کو عملی شکل میں نافذ کرنے کے لیے جدوجہد کر رہی ہے۔ انہوں نے مقامی کارکنوں اور تمام ضلعی تنظیموں پر زور دیا کہ وہ جمعیۃ کی اغراض و مقاصد اور منشور کو گھر گھر تک پہنچائیں اور لوگوں کو ان کے مذہبی اور دینی ذمہ داریوں سے آگاہ کردیں۔ ان صوبائی لیڈروں نے مولانا عزیز الرحمٰن آف ایلئی کو مالاکنڈ ڈویژن کے لیے مقرر کیا اور ان کو ہدایت کی کہ وہ سوات، دیر، چترال اور مالاکنڈ ایجنسی میں جماعتی تنظیموں کے کارکردگی بہتر بنانے کے لیے دورے کریں۔

ان لیڈروں نے سوات جاتے ہوئے مالاکنڈ ایجنسی سخاکوٹ کے مقام سہری میں اسیر مالٹا مولانا عزیز گل صاحب مدظلہٗ سے ملاقات کی اور ملک کو درپیش مسائل پر ان سے تفصیل کے ساتھ گفتگو کی۔ مولانا عزیز گل صاحب نے مولانا مفتی محمود صاحب کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کیا اور ان کے سیاسی کردار کو سراہا۔

سالانہ تبلیغ کانفرنس

گزشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام شہانی تحصیل بھکر کی سالانہ تبلیغ کانفرنس نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوئی جس میں مولانا عبدالستار تونسوی، مولانا محمد رمضان ناظم جمعیۃ علماء اسلام پنجاب، عبدالمجید صاحب ندیم، مولانا محمد عبداللہ امیر جمعیۃ علماء اسلام بھکر، مولانا اللہ بخش صاحب صدیقی امیر جمعیۃ علماء اسلام بہل، مولانا محمد رمضان صاحب سرپرست جمعیۃ علماء اسلام بھکر، مولانا عبداللطیف صاحب کہروڑ پکا اور جناب احمد بخش چشتی نے خطاب کیا۔ پہلے روز صدارت ملک محمد افضل صاحب آف ڈبنگ نے فرمائی۔

ضروری اعلان

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل مری کے زیر اہتمام عظیم الشان تنظیمی کنونشن مورخہ ۲۰ جون بروز جمعۃ المبارک بمقام ایمبیسیڈر ہال مری جس میں قائد جمعیت و حزب اختلاف مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ خطاب فرمائیں گے۔

حضرت مفتی صاحب ۲۰ جون جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد مرکزیہ مری میں ارشاد فرمائیں گے۔

آزادی کشمیر کیلئے دعائیں

جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں جمعیۃ کی اپیل پر کہروڑ پکا کی تمام مساجد میں کشمیر کی آزادی اور سلامتی کے لیے دعائیں کی گئیں خطباء نے مسئلہ کشمیر پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور انتخابات میں ہونے والی حالیہ دھاندلیوں کے خلاف احتجاجی قراردادیں پاس کیگئیں۔

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل مری

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل مری کی مجلس شوریٰ کا اجلاس جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر واقع صدیق چوک مری میں زیر صدارت مولانا عبدالحیؒ صاحب فاضل دیوبند ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں کارکنان جمعیۃ نے شرکت کی۔

اجلاس میں متفقہ طور پر پروانۂ ختم نبوت مولانا قاری محمد اسد اللہ عباسی کو سال رواں کے لیے تحصیل مری کا صدر منتخب کر لیا گیا۔ جبکہ باقی عہدیدار مندرجہ ذیل ہیں۔

نائب صدر اوّل: قاری محمد ایوب صاحب
" " دوم: جناب صوفی محمد گلزار خان صاحب، اوڈہ مری۔
جنرل سیکرٹری: قاضی مشتاق احمد صاحب مری
جوائنٹ سیکرٹری اوّل: قاضی محبوب الرحمٰن صاحب قریشی مری۔
جوائنٹ سیکرٹری دوم: قاری عبدالرشید صاحب
ناظم نشریات: محمد ذاکر عباسی، مری۔
خازن: عبدالاحد بیگ، مری۔
سالار اعلیٰ: حاجی عبدالشکور صاحب، مری
نائب سالار: صوفی دلدار خان صاحب، بھگواڑی مری۔

اس کے علاوہ بیس (۲۰) ارکان پر مشتمل ایک مجلس عاملہ بھی تشکیل دی گئی۔

چٹ پر سرخ نشان چندہ ختم ہونے کی علامت ہو گا۔

جماعتی فیصلوں کی پابندی ہی کامیابی کی ضمانت ہے

محمد اسلوب قریشی

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کی مجلس شوریٰ میں خطاب کرتے ہوئے فائدِ طلبا۔ جناب محمد اسلوب قریشی نے فرمایا کہ جماعتی فیصلوں کی پابندی، شخصیتوں کے گرد جمع ہونے کی بجائے جماعت کو اپنا محور سمجھنا اور کارکنوں کے لیے مستقل تربیتی پروگرام ہی کامیابی کی ضمانت ہے۔

انھوں نے مزید کہا کہ ہمیں جماعتی کام صرف رضائے الٰہی کے حصول کے لیے کرنا چاہیے۔

اظہار تعزیت

حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ والد محترم علامۃ العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری مدظلہ کی وفات پر مرکزی دفتر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان میں ایک تعزیتی اجلاس ہوا جس میں ان کی خدمات جلیلہ کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا نیز دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ نصیب فرمائے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

کوئٹہ (بلوچستان)

جمعیۃ طلباء اسلام کوئٹہ کا اجلاس زیر صدارت جناب سکندر خاں ہوا جس میں کالجوں کے لیے یونٹ سیکرٹری مقرر کیے گئے۔

لاء کالج : جناب شکیل احمد
پولی ٹکنیک انسٹی ٹیوٹ : جناب فتح محمد
سائنس کالج : جناب غلام رسول
یونیورسٹی آف بلوچستان : ” محمد یونس

فنڈز کی فراہمی کے لیے درج ذیل کمیٹی تشکیل دی گئی۔

جناب حافظ حسین احمد
جناب عبدالاحد قریشی
جناب حافظ محی الدین
جناب عبدالکریم
جناب قاری عبدالحمید
جناب عبدالرزاق

ناظم دفتر : جناب عبدالکریم کو ناظم دفتر مقرر کیا گیا۔

ضلعی کنونشن (لاڑکانہ)

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع لاڑکانہ کا تربیتی کنونشن قنبر علی خاں میں منعقد ہوا۔

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب مدظلہ العالی نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ طلباء اسلام کے ساتھ میری گہری وابستگی ہے۔ انھوں نے انسانیت کے فرائض اور عزم و استقلال پر روشنی ڈالی۔ دیگر مذاہب دنیا پر اسلام کی برتری و فوقیت ثابت کی۔

دوسری نشست میں تعارف وغیرہ کے بعد طلباء نے اپنے اپنے علاقہ کی کارکردگی رپورٹ پیش کی۔ نیز طالب علم رہنماؤں نے جماعتی پروگرام پر مشتمل تقاریر کیں۔

ہفتہ وار اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام بھاگ ضلع کچھی کا ہفتہ وار اجلاس باقاعدگی سے ہوتا ہے جس میں جمعیۃ طلباء اسلام کے اغراض و مقاصد، اور تنظیمی امور پر مشتمل پروگرام پیش کیے جاتے ہیں۔

رُستم

جمعیۃ طلباء اسلام رستم کا ایک تنظیمی اجلاس زیر صدارت حافظ عبدالغفار صاحب دفتر میں منعقد ہوا۔ جس سے جناب عبدالوہاب اور جناب دین محمد قریشی نے خطاب کیا۔

جمعیۃ خدام الاسلام

جمعیۃ خدام الاسلام حلقہ عثمان آباد میں بھی قائم ہوگئی ہے جس کے تحت ایک مدرسہ بھی قائم کیا گیا ہے اس مدرسہ کا افتتاح حضرت مولانا عبدالمتین مدظلہٗ امیر جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد (سندھ) نے کیا

نواں جنڈانوالہ

۵؍ جون ۷۵ء بروز جمعرات جمعیۃ طلباء اسلام نواں جنڈانوالہ کا ہفت روزہ اجلاس زیر صدارت حافظ محمد عباس صاحب ہوا

تمام عہدیداروں نے جماعتی کام تیز کرنے نیز فنڈز کی فراہمی کے سلسلہ میں اپنے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

انتخابات

دارالعلوم رحمانیہ شبقدر

(تحصیل چارسدہ ضلع پشاور)

صدر : جناب شمس الحق
نائب صدر : ” احمد جان
ناظمِ عمومی : ” علیم الحق
ناظم : ” مسعود خاں
ناظم نشریات : ” کفایت اللہ
خازن : ” مظہر شاہ

دارالعلوم احناف (تحصیل چارسدہ ضلع پشاور)